REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP

جلد ۳۰ — شمارہ ۱۸

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۰۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۲۴ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ — ۳۰ شہادت ۱۳۶۰ ہش — ۳۰ اپریل ۱۹۸۱ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۷ شہادت (اپریل)۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۹ شہادت (اپریل) کے ذریعہ موصول شدہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ابھی ضعف کی تکلیف بدستور ہے"

احبابِ کرام اپنے محبوب آقا کی صحت کامل و عاجل کے لئے دردِ دل کے ساتھ دن رات دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ الودود کو صحت و سلامتی عطا کرے۔ اور ہر آن اپنی خصوصی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۲۷ شہادت (اپریل)۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان مع اہل خانہ وجملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ

احمدیہ مسلم مشن جاپان کی طرف سے

پاپائے روم کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کی پیشکش

رپورٹ مرسلہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج جاپان

ماہ فروری ۱۹۸۱ء کے آخری عشرہ میں کیتھولک عیسائیوں کے مذہبی سربراہ پوپ جان پال ثانی مشرقِ بعید کا دورہ کرتے ہوئے جب جاپان تشریف لائے تو اسلامی تعلیمات کی مطابقت میں احمدیہ مسلم مشن جاپان کی طرف سے پاپائے روم کو خوش آمدید کہا گیا۔ نیز ان کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کی دو گراں قدر کتب بطور تحفہ پیش کی گئیں۔

اس موقع پر ایک خصوصی مراسلہ میں پاپائے روم کی توجہ اس امر کی طرف بھی مبذول کرائی گئی کہ ۱۹۷۸ء میں عیسائیوں نے جماعتِ احمدیہ کو مذہبی موضوعات پر بات چیت کرنے کی جو دعوت دی تھی اسے حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے فوری طور پر منظور فرما لیا تھا۔ لیکن ابھی تک عیسائی دنیا کی طرف سے اس بارہ میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ پاپائے روم سے درخواست کی گئی کہ وہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان گفتگو کی اس مخلصانہ اور پُرخلوص تجویز پر خصوصی توجہ دیں۔ جماعت احمدیہ تو اس کو پہلے ہی منظور کر چکی ہے۔ اب عیسائیوں کی طرف سے رضامندی کا اظہار ہوتے ہی یہ گفتگو بلا تاخیر شروع کی جا سکتی ہے۔

فلپائن کا تفصیلی دورہ مکمل کرنے کے بعد جب پوپ جان پال ثانی ۲۳ فروری ۱۹۸۱ء کو چار روزہ دورہ پر جاپان تشریف لائے تو احمدیہ مسلم مشن جاپان کی طرف سے آپ کا پُرخلوص خیر مقدم کیا گیا۔ اس سلسلہ میں خاکسار کے دو خطوط یکے بعد دیگرے اخبارات میں شائع ہوئے۔ پہلا خط ۲۱ فروری کے اخبار "MAINICHI DAILY NEWS" میں شائع ہوا۔ جبکہ دوسرا خط پاپائے روم کی آمد کے دن ۲۳ فروری کے اخبار "JAPAN TIMES" میں شائع ہوا۔

پہلے خط کے آغاز میں خاکسار نے لکھا کہ اسلام کا ایک نمایاں امتیاز یہ ہے کہ وہ مختلف مذاہب کے متبعین کے درمیان امن اور محبت و اتفاق پیدا کرنے والی تعلیمات پیش کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ایک موقع پر یہ ہدایت بیان ہوئی ہے کہ:-

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ۔

(الانعام: ۱۰۹)

ترجمہ:- تم انہیں جنہیں وہ اللہ کے سوا (دعاؤں میں) پکارتے ہیں، گالیاں نہ دو۔ نہیں تو وہ دشمن ہو کر جہالت کی وجہ سے اللہ کو گالیاں دیں گے۔

علاوہ ازیں اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ مسلمان اصولی طور پر سب انبیاء کرام اور دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ پر ایمان رکھیں کہ وہ اپنے اپنے وقت پر اپنے مخاطب لوگوں کی ہدایت کے لئے خدائی پیغام پیش کرنے والی قابلِ احترام کتب ہیں۔

خاکسار نے مزید لکھا کہ اس قسم کی رواداری کی تعلیمات مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان خیرسگالی اور مروت کی مستحکم بنیادیں استوار کرنے اور افہام و تفہیم کی فضا میں انہیں باہم قریب تر لانے میں یقیناً اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اور اس زمانہ میں اس امر کی شدید ضرورت ہے۔

خط میں مزید لکھا گیا کہ اسلام کے پیش کردہ ان سنہری اصولوں کی مزید وضاحت کے طور پر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین مسلمانوں کو یہ تعلیم بھی دی ہے کہ وہ دیگر مذاہب و قبائل کے افراد کی تعظیم کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ارشادِ گرامی میں یوں فرمایا ہے کہ:-

"اِذَا جَاءَکُمْ کَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ" (ابن ماجہ)

کہ جب کسی قوم کا کوئی معزز شخص تمہارے پاس آئے تو اس کے لئے عزت کا اہتمام اور اظہار کرو۔

خط کے آخر میں خاکسار نے لکھا کہ میں اپنے محبوب دین اسلام کی ان مذکورہ بالا تعلیمات کی پیروی کرتے ہوئے دنیا بھر کے کیتھولک عیسائیوں کے معزز روحانی سربراہ پوپ جان پال ثانی کو ان کی پہلی بار جاپان تشریف لانے کے تاریخی موقعہ پر دلی طور پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

دوسرے خط میں جو اخبار "JAPAN TIMES" میں شائع ہوا خاکسار نے لکھا کہ آج ۲۳ فروری سے پوپ جان پال ثانی جاپان میں اپنے پہلے اور تاریخی دورہ کا آغاز کر رہے ہیں۔ جاپان کے کیتھولک عیسائیوں کی طرف سے ان کے روحانی سربراہ کا شایانِ شان استقبال کیا جا رہا ہے۔ آج جبکہ کیتھولک عیسائی اپنے روحانی سربراہ کی پہلی بار جاپان آمد کے موقع پر خوشی منا رہے ہیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کے مسلمانوں کی طرف سے بھی پاپائے روم کو خوش آمدید کہا جائے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا ارشاد کا حوالہ دینے کے بعد خاکسار نے لکھا کہ میں پورے احترام کے ساتھ اس موقع پر پوپ جان پال ثانی کی خدمت میں خوش آمدید اور نیک تمناؤں کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔

پاپائے روم کی جاپان تشریف آوری کے موقعہ پر آپ کی خدمت میں احمدیہ مسلم مشن جاپان کی طرف سے اسلامی لٹریچر کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔ اسلامی لٹریچر میں سرفہرست تو قرآن مجید ہے جو اس سے قبل دو تین مواقع پر جماعتِ احمدیہ کی طرف سے پاپائے روم کی خدمت میں پیش کیا جا چکا ہے۔ اس لئے اس موقع پر پیش کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ کے شائع کردہ اسلامی لٹریچر میں سے دو بنیادی کتب کا انتخاب کیا گیا۔ ان میں سے ایک تو حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ کی تحریر فرمودہ معرکۃ الآراء کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی"

(باقی دیکھئے ص۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
٣٠ شہادت ١٣٦٠ ہش

قیامت خیز طوفانِ برق و باد

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دائرہ اس کی تمام صفات سے وسیع اور کائنات کی ہر شئے پر محیط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی انسان اپنے خالق کی قائم کردہ روحانی اور اخلاقی قدروں کو پامال کر کے تمرد و سرکشی اختیار کرتا ہے، اس کی رحمت جوش میں آتی ہے اور وہ اپنے بندوں کو ان کی اس بے راہ روی اور باغیانہ روش کی پاداش میں آنے والے عذاب اور مواخذہ سے متنبہ کرنے کے لئے اپنے کسی برگزیدہ کو مبعوث فرماتا ہے۔ اپنی اسی دائمی سنت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ

(١) وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۔ (بنی اسرائیل : ١٥)

ترجمہ:- ہماری شان کے شایان یہی ہے کہ ہم کسی قوم کو کبھی عذاب میں مبتلا نہیں کرتے جب تک اس میں اپنا کوئی رسول مبعوث نہ کر دیں۔

(٢) - وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى (طٰہٰ : ١٣٤)

ترجمہ:- اگر ہم اس رسول کی بعثت سے قبل انہیں عذاب کے ذریعہ ہلاک کر دیتے تو وہ کہہ سکتے تھے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف رسول کیوں نہ بھیجا تا ہم ذلیل و رسوا ہونے سے پیشتر تیرے احکام کو مان کر ان کی پیروی اختیار کرتے۔

(٣) - وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّبِيْنٌ ۝ (الشوریٰ : ٢٣)

ترجمہ:- اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے (عذاب اور مواخذہ کے بارے میں) آخری فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو ان کے درمیان کبھی کا فیصلہ کر دیا ہوتا۔ اور ظالموں کو (اتمام حجت کے بعد) یقیناً عذاب پہنچے گا۔

مذکورہ بالا ہر سہ آیات قرآنیہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ دائمی سنت ہر زمانہ میں اپنا کام کرتی رہی ہے کہ وہ کسی قوم کو اس کی بے راہ روی اور باغیانہ روش کے نتیجہ میں عذاب میں مبتلا کرنے سے پہلے اس میں اپنے نبی کو ضرور مبعوث کرتا رہا ہے - اور یہ امر اس کی شان سے بعید ہے کہ وہ اتمام حجت کئے بغیر کسی قوم کو عذاب کا شکار بنائے۔

ماہ گذشتہ کی ٦ تاریخ کی شام کو پاکستان کے دو مقامات، نارنگ منڈی (ضلع شیخوپورہ) اور [illegible] (ضلع گوجرانوالہ) میں قیامت خیز طوفانِ برق و باد کے نتیجہ میں جو ہولناک تباہی و بربادی رونما ہوئی ہے ہر کہ و مہ نے قیامت صغریٰ اور عذاب الٰہی سے تعبیر کیا ہے۔ اس دل دوز اور رزہ خیز سانحہ کی تفاصیل خود پاکستانی اخبارات میں کس طور سے شائع ہوئی ہیں، ملاحظہ کیجئے۔ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور مجریہ ٨ مارچ ١٩٨١ء کی خبر ہے کہ:-

"... یہ طوفان کل غروبِ آفتاب کے ساتھ آیا۔ فضا میں آگ کے شعلے بلند ہوئے اور گولے پھٹنے اور شدید ژالہ باری کے باعث صرف ٣٠ سیکنڈ میں اس پر رونق قصبے (نارنگ منڈی) میں ہزاروں مکانات منہدم ہو گئے۔ اور سینکڑوں افراد ہلاک و زخمی ہو گئے۔ اپنی نوعیت کا یہ ایسا ہولناک طوفان ہے جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔"

روزنامہ "امروز" اسی تاریخ کی اشاعت میں رقمطراز ہے:-

"لوگوں نے اس طوفان کو آسمانی آفت قرار دیا اور کہا کہ یہ قیامت صغریٰ اس خونی بگولے کی وجہ سے برپا ہوئی جو اس قصبہ کی مختلف آبادیوں میں زمین سے اٹھ کر ہوا میں لہراتا رہا۔ اور تباہی و بربادی پھیلاتا ہوا آسمانوں کی طرف جا کر ہوا میں تحلیل ہو گیا۔ اس خونی بگولے اور [illegible] کو سینکڑوں لوگوں نے دیکھا۔ یہ بگولہ درمیان میں روشن تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے کسی نے آگ کا الاؤ جلا کر فضا میں چھوڑ دیا ہو۔ یہ بگولا زیادہ سے زیادہ دو منٹ تک آبادیوں [illegible] میں ہر طرف منڈلاتا رہا۔ وہ جس آبادی کے اوپر سے گزرا وہاں مکان، کاریں، ٹریکٹر اور [illegible] کاغذ کے گالوں کی طرح ہوا میں اڑنے لگے۔"

[illegible] "الاعتصام" مجریہ ١٣ مارچ ١٩٨١ء لکھتا ہے:-

"..... [illegible] جاتا ہے کہ ان علاقوں میں اتنی شدید ژالہ باری کی علاقہ کی تاریخ میں نظیر [illegible]۔ آدھا آدھا کلو کے وزنی اولے جہازوں کی سی گھن گرج کے ساتھ گرے اور

چند لمحوں (نصف منٹ) میں انسانوں کو سراسیمہ اور بستیوں کو کھنڈر بنا دیا۔"

"بلاشبہ ژالہ باری کا جس میں لوگ بالعموم دلچسپی لیتے ہیں ایک خوفناک طوفانی شکل اختیار کر لینا اور یک لخت چھکے میں انسانوں اور آبادیوں کی تباہی کا باعث بن جانا ایک عذاب الٰہی کی صورت ہے ...."

انسانی ہمدردی کے ناطے یہ لرزہ خیز اور دردناک تفاصیل ہر قاری کے رونگٹے کھڑے کر دینے کے لئے کافی ہیں۔ بلاشبہ نارنگ منڈی اور [illegible] پور میں رونما ہونے والا یہ دلدوز سانحہ اپنی ہلاکت آفرینی اور تباہی و بربادی کے لحاظ سے انسانی تاریخ میں [illegible] (باقی دیکھئے صفحہ ١١ پر)

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

یاد کر لو آیتِ لَا تَقْنَطُوْا
منزلِ مقصود ہو گی زیرِ پا
حق تعالیٰ پر بھروسہ ہو قوی
شاہِ بطحیٰ پر سدا بھیجو سلام
آپؐ کی عترت کو وہ دل سے دعا
اہلِ بیتِ مصطفیٰؐ سے پیار ہو
آپؐ کے فرمان سب پورے ہوئے
جن کو بھیجا آپؐ نے دل سے سلام
غلبۂ اسلام کے ساماں ہوئے
میرے آقا وہ محمدؐ کے سفیر
سج رہے ہیں گل کدے اطرافِ ہند
اے خوشا! جو کشتگانِ پیار ہیں
امن کا پیغام لے کر شوق سے
پیار ہے دل میں ہر اک انسان سے
جب بھی دیکھیں گے مکدر ہے فضا
پیشِ ربّ العٰلمین جھک جائیں گے
فضلِ حق کو کھینچ لاتی ہے سدا
حق تعالیٰ کو پسند ہے وہ دعا
"قُم بِاِذنِ اللہ" ہو گا با اثر
راہِ تقویٰ پر رہیں گے گامزن
جا کے پھر حرمین میں کر دیں گے ہم
پیار کے اشکوں سے دھو دیں گے یہاں

ذوقِ قرآں ہو ہمیشہ نو بنو
جب مکمل ہو تمہاری جستجو
فرق اس میں آ نہ جائے ایک مُو
با محبت، با خلوص و با وضو
در قیام و در سجود و در رکوع
لیک اس میں کچھ نہ ہو اصلاً غلو
حق بہ حق آید بہ آید جو بجو
آ گئے ہیں شان سے وہ خوبرو
دینِ حق فائق رہے گا سو بسو
پیار کے پھولوں کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تب تضرّع [illegible]
نیم شب ہوں گی دعائیں با خشوع
اک دعا ہے نیم شب کی آبرو
جس میں ہو آہ و بکا دل کا خشوع
ہو اگر دل میں گلِ تقویٰ کی بو
باثمر ہو گی ہماری ہاؤ ہو
آنسوؤں سے دل کے زخموں کو رفو
[illegible] اور کاخ و کو

عرض کر دیں گے عقیدت سے سلام
گنبدِ خضرا پہ پیاسے رو برو

خاکسار [illegible]
[illegible] ١٩٨١ء

خطبہ جمعہ

خدا کی رضا کے حصول کیلئے قرآنی تعلیم پر عمل ضروری ہے اس سے اعراض کا بوجھ اپنی جان پر اٹھانا ہوگا

ہر احمدی کو جہاں تک ممکن ہو احکام الٰہی پر چلنا چاہئے اور کسی ایک حکم کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے!

اسلامی تعلیم بڑی وسعت رکھتی ہے مگر اس کا کوئی حکم بھی انسانی زندگی کے ایک لمحہ میں بھی تکلیف اور دکھ کا باعث نہیں

قرآن کریم کی تعلیم پر عمل نہ کرکے دنیا نے بہت دکھ اٹھائے ہیں جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اسے ان دکھوں سے نجات دلائے

از حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۶ امان ۱۳۶۰ ہش مطابق ۶ مارچ ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :-

"قرآن عظیم نے بہت سے مقامات پر اس بات کو بڑی وضاحت کے ساتھ پوری طرح کھول کے بیان کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہو تو اس تعلیم پر جو قرآن کریم لے کر آیا ہے نوع انسان کے لئے عمل کرنا ضروری ہے ۔ اور اگر کوئی شخص اس تعلیم سے اعراض کرے تو اُسے یہ جاننا چاہیئے کہ وہ اپنی جان پر بڑا بوجھ لاد رہا ہے ۔

قرآنی تعلیم جو ہے، دین اسلام جو ہے اس کی تعلیم ہماری زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہے اور ہر احمدی کو ہر وقت

چوکس اور بیدار رہ کر

یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو اور اس کے بس میں ہو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکام پر چلے ۔ اور کسی ایک حکم کو بھی نظر انداز نہ کرے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے جو پڑھے ہوئے ہیں وہ بھی اور جو اتنا پڑھے ہوئے نہیں اُن کو بھی اللہ تعالیٰ نے جو تعلیم قرآن کریم میں ہمارے سامنے پیش کی ہے اس کا علم ہو ۔ اور علم کو سیکھنے سے آتا ہے ۔ علم کو تو سکھایا جاتا ہے ۔ یہی انسانی زندگی کی بنیاد ہے ۔ علم تو دہرانے سے یاد رہتا ہے ۔

ذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (الذّٰریٰت : ۵۶)

علم تو خدا کے حضور عاجزانہ جھک کر اور تضرعانہ دعاؤں کیساتھ حاصل کیا جاتا ہے، حقیقی علم ۔ وعدے اور بشارتیں اور جزا اور اجر بڑا ہی عظیم ہے ۔ جو احکام ہیں اُن میں وسعت ہے لیکن حرج نہیں ۔ کوئی تنگی نہیں ہے ۔ کوئی ایسا حکم نہیں قرآن کریم میں کہ جو انسان کر نہ سکے ۔ ہر وہ حکم جو قرآن نے دیا ہے ہر صحتمند انسان اسے بجا لا سکتا ہے ۔ جو ایسے بیمار ہوں، انسانوں میں سے، جو سمجھ ہی نہ سکیں ۔ بعض انسانوں میں سے ایسے ہیں کہ اُن کا دماغ خراب ہے ۔ مثلاً انہیں ہمارے محاورے میں مرفوع القلم کہتے ہیں ۔ وہ خدا تعالیٰ کی گرفت میں نہیں آتے ۔ لیکن وہ بیماریاں جو عارضی طور پر آتی ہیں اُن میں یہ تعلیم، یہ عظیم قرآن جو ہے، یہ دین اسلام جو ہے وہ سہولتیں دیتا چلا جاتا ہے مثلاً نمازی کو لے لو ۔ ہر شخص کے لئے اگر کوئی جائز عذر نہ ہو، پانچوں وقت مسجد میں باجماعت ادا کرنا ضروری ہے ۔ لیکن اگر ایک شخص بیمار ہے وہ گھر سے باہر نہیں نکل سکتا تو اس کو اجازت دی گھر میں پڑھ لو ۔ اگر کوئی شخص بیمار ہے وہ کھڑے ہو کر نماز جس طرح ادا کرنی چاہیئے اس طرح ادا نہیں کر سکتا اسے حکم ہے کہ بیٹھ کے نماز پڑھ لو ۔ اگر کوئی شخص اتنا بیمار ہے کہ بیٹھ کے نماز نہیں پڑھ سکتا اسے اجازت دی گئی کہ تم

نماز کے اوقات میں

لیٹے ہوئے نماز ادا کرلو ۔ اگر کوئی شخص اتنا بیمار ہے کہ لیٹے لیٹے بھی اشارے نہیں کر سکتا تو اسے یہ کہا گیا کہ اپنے ذہن میں [illegible] اور رکوع، سجدہ اور قعدہ وغیرہ کو اور دعائیں کرلو ۔ تمہاری نماز جو ہے قبول ہو جائے گی ۔ [illegible] اخلاص ہوگا خرابی نہیں ہوگی ۔ اگر کوئی شخص عارضی طور پر بے ہوش ہو گیا ہے ۔ [illegible] کہ مثلاً دس دن یا پندرہ دن یا بیس دن بیہوشی کی حالت طاری رہتی ہے ۔ اسے یہ کہا گیا ہے کہ جب تمہیں ہوش آئے نمازیں شروع کر دو ۔

روزہ ہے ۔ بڑی برکتیں لیکر آتا ہے ماہ رمضان ۔ حرج نہیں اس میں ۔ اگر کوئی شخص روزہ نہیں رکھ سکتا، اُسے اجازت دی گئی ہے کہ ان دنوں میں وہ روزہ نہ رکھے ۔ آج کے زمانہ میں جو انسان یہ سمجھتا ہے کہ میں روزہ رکھ سکتا ہوں اس کو بھی کہا کہ تم روزہ نہ رکھو جب سفر پہ ہو ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سفر آسان ہو گئے ۔ سفر میں روزہ نہ رکھنے کا جو حکم تھا یہ اُس زمانے میں تھا جب سفر مشکل تھا ۔ انسان روزہ رکھ لے تو اس کے لئے بہت زیادہ تکلیف کا باعث بن سکتا تھا ۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ جس اللہ نے اس مشکل سفر کے زمانہ میں یہ حکم نازل کیا وہ اس آسانی کے زمانہ کو اسی طرح جانتا تھا جس طرح اس زمانہ کو وہ جانتا تھا ۔ جانتا تھا اور

سب کچھ جانتے ہوئے

اُس نے یہ رعایت دی ۔ حضرت اقدس .... فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی دی ہوئی رعایتوں سے فائدہ نہیں اٹھاتا اُس کے اندر تکبر ہے ۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں اپنے زور کے ساتھ خدا تعالیٰ کو راضی کر سکتا ہوں ۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے رعایت دی ہے، رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے ۔ تو اس میں تو شک نہیں کہ قرآنی تعلیم اپنے احکام کے لحاظ سے اور پھر جو آگے اُن کی شاخیں نکلتی ہیں اس لحاظ سے بڑی وسعت رکھتی ہے ۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ جو اسلامی تعلیم ہے اس کا کوئی ایک حکم انسانی زندگی کے کسی ایک لمحہ میں بھی، ایسا نہیں جو اس کے لئے حرج کا، تکلیف کا باعث ہو، دکھ کا باعث ہو ۔ اس واسطے کہ استثنائی حالات میں جو دکھ بن سکتا تھا ۔ یا اُس شخص کے لئے بوجھ بن سکتا تھا اس کو رعایت دے دی ۔ جہاں انسان نے اپنے حق کو نہیں پہچانا وہاں اللہ تعالیٰ نے اس کے حق کو پہچانا ۔ اور اُسے رعایت دی ۔ قرآن کریم کے بعض احکام ایسے ہیں جو بنیادی ارکان ہیں ۔ لیکن ہر حکم جو خدا تعالیٰ کا ہے اطاعت کے لحاظ سے وہ اتنا ہی ضروری ہے جتنا نماز پڑھنا ۔ یعنی اگر کوئی دماغ یہ سوچتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت بعض احکام میں تو ضروری ہے اور بعض احکام کے لحاظ سے ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے باغی ہو کے کھڑے بھی ہو سکتے ہیں ۔ اور وہ ہمیں کچھ نہیں کہے گا ۔ ایسے دماغ کو بیمار دماغ یا فاسق دماغ کہا جا سکتا ہے ۔ یا منافق دماغ کہا جا سکتا ہے ۔ یا غیر مومن دماغ کہا جا

سکتا ہے۔ لیکن ایسا دماغ نہیں کہا جا سکتا جو

خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنیوالا

ہو۔ خدا تعالیٰ تو ہر وقت رحم کرنے کے لئے، برکتیں نازل کرنے کے لئے تیار ہے مگر جن نالیوں سے وہ آپ تک اپنی برکتیں پہنچانا چاہتا ہے اُن نالیوں کو اپنے مُنہ میں لو جس طرح وہ STRAW نکل آیا ہے بوتلیں پینے کے لئے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے رستے بنائے ہوئے ہیں اپنی رحمتوں کو نازل کرنے کے لئے۔ قرآن کریم کہتا ہے لَاتَکُنْ لِلْخَائِنِیْنَ خَصِیْمًا (النساء آیت ۱۰۶) کہ جو خائن لوگ ہیں اُن کی طرف سے وکالتیں نہ کیا کرو۔ سفارشیں نہ لے کے جایا کرو۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے اس معاشرے میں شاید کسی کو یہ پتہ ہی نہیں کہ قرآن کریم کا یہ حکم بھی ہے اس کثرت کے ساتھ اس حکم کو توڑا جا رہا ہے۔ قرآن کریم کا یہ حکم تھا کہ مجھے بھی اتنی بلند آواز سے نہ پڑھنا (قرآن عظیم کو بھی) کہ تمہارے ہمسائے کو یا کسی اور کو تکلیف پہنچانے والا ہو۔ کوئی پرواہ ہی نہیں کرتا۔ قرآن کریم کا حکم تھا کہ مجھے تیزی سے نہ پڑھنا۔ اس کا فائدہ کوئی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کوئی تعویذ تو نہیں ہے۔ کوئی جادو تو نہیں ہے۔ یہ تو وعظ ہے یہ ایک نصیحت ہے۔ ایک تعلیم ہے۔ یہ ایک حکمتیں بتانے والا مذہب ہے۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (المزمل آیت: ۵) کی مفسرین نے تفسیر کی ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس طرح پڑھو کہ صرف لفظ لفظ نہیں بلکہ ہر لفظ کا ہر حرف جُدا جُدا تمہارے ذہن میں حاضر ہوتا چلا جائے آرام کے ساتھ۔ سوچتے ہوئے اس کی تلاوت کرو۔ موقع دو سُننے والے کو کہ وہ بھی سوچے اور اس پر غور کرے۔

ہوا میں صوتی ارتعاش پیدا کرنا

ثواب نہیں۔ دل اور رُوح کو گرما دینا اور ہلا دینا یہ ثواب ہے۔ اور اسی کے لئے آیا ہے قرآن کریم۔ پس کوشش کریں کہ ہر اُس راہ سے آپ خدا کے پیار کو حاصل کرنے والے ہوں جس راہ سے خدا آپ پر فضل کرنا چاہتا ہے۔ اور تمام وہ احکام قرآنی جو ہمارے سامنے رکھے گئے ہیں اور پھر اُن کے جو مختلف پہلو اور زاویے ہمیں چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں اس لحاظ سے ہم اپنی زندگی کو گذارنے والے ہوں۔

ہمسائے کے ساتھ سلوک ہے۔
گرے ہوئے کو اُٹھانا ہے۔
دکھوں کو دُور کرنا ہے۔
ہر شخص کی عزت کرنی ہے۔

انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا۔ انسان کے کسی حصے کو بھی اس دائرے سے جو اشرف المخلوقات کا دائرہ ہے باہر نہیں نکالا اسلام نے۔ خواہ کتنا ہی علمی لحاظ سے، دینی لحاظ سے کمزور ہو۔ مثلاً بُت پرست جو افریقہ کے جنگلوں میں رہتے ہیں اور بالکل کوئی تہذیب بھی نہیں ان کی۔ لیکن انسان ہونے کے لحاظ سے، انسانی شرف کے لحاظ سے اُن کی بھی عزت کی مُسلمانوں نے۔ لیکن اب ویسے تو نہیں رہے وہ، تنزل کا دَور ختم ہو گیا۔ اب پھر "اسلام" کے دائرہ اسلامی میں داخل ہو گئے۔ اسی پیار کے نتیجہ میں اس بات کی وجہ سے کہ ان کو کسی آنکھ میں اپنے لئے

عزّت اور شرف کا جذبہ

نہیں نظر آیا سوائے مُسلمان کی آنکھ کے۔ جب میں ۱۹۷۰ء میں گیا ہُوں افریقہ تو مَیں نے بڑے دُکھ سے محسوس کیا کہ افریقن محبت کا بھُوکا ہے۔ جب مَیں نے ایک افریقن بچے کو اُٹھا کے گلے لگایا اور پیار کیا تو وہ ہزاروں کا مجمع جس نے مجھے اس بچے کو پیار کرتے دیکھا خوشی کی ایک ایسی لہر فضا میں پیدا ہوئی کہ میرے کانوں نے اُن کی خوشی کی آواز کو سُنا۔ میری آنکھوں نے اُن کے چہروں کو دیکھا جن پر خوشیاں کھیل رہی تھیں۔ ایک دَورے سے واپسی پر لنڈن کے ایئر پورٹ پر ایک افریقن مُلک کے وزیر آئے ہوئے تھے جو واپس جا رہے تھے۔ وہ بھی انتظار کر رہے تھے اپنے جہاز کا۔ اُن کے ساتھ اُن کے مُلک کا سفیر تھا جو انہیں چھوڑنے آیا ہُوا تھا۔ اور ایک سفیر کا بیٹا تھا کوئی بارہ سال کا ہو گا۔ ہمارے دوست جو وہاں موجود تھے اُن کو خیال آیا ایک کو پھر اَوروں کو کہ نوٹ لے آئے کہ اس پر دستخط کر دیں ہم رکھیں گے اپنے پاس۔ اُس نے دیکھا وہ بچی لے آیا۔ خیر میں نے دستخط کر کے اس کو دیا۔ لیکن اس کے علاوہ میں کھڑا ہُوا اور میں نے اس سے معانقہ کیا اُس بچہ کو پیار کیا۔ جب یہ اعلان ہُوا کہ جہاز تیار ہے آجائیں، اس جہاز کے مسافر جو وزیر تھے وہ میرے پاس پھر آ گئے (پہلے مِل کے جا چکے تھے) اور اس بات کا شکریہ ادا کرنے کے لئے آئے کہ آپ نے ہمارے بچے کو پیار کیا۔ اور اتنے جذباتی تھے کہ اُن کے ہونٹ پھڑ پھڑا رہے تھے اور آواز نہیں نکل رہی تھی۔ تو دُنیا نے قرآن کریم کی تعلیم پر عمل نہ کر کے بڑے دُکھ اُٹھائے ہیں۔ یہ

جماعتِ احمدیّہ کا فرض ہے

کہ دُنیا کو ان دکھوں سے نجات دلانے کی کوشش کرے۔ اور جماعت احمدیّہ کا فرض ہے کہ اپنی زندگی میں، اجتماعی زندگی میں کسی کو دُکھ نہ پہنچائے بلکہ جس طرح بُنیان مرصوص ہوتی ہے ہر شخص اپنی جگہ کام کر رہا ہے۔ دُعائیں کر رہا ہے۔ خدا کے حضور جھکا ہُوا ہے۔ خدا سے اس کی برکتیں حاصل کر رہا ہے۔ اور اس کا تعلق اپنے بھائی کے ساتھ محبت کا ہے اور پیار کا ہے۔ جہاں موقع کسی کو ملتا ہے خدا کو خوش کرنے کے لئے اپنے اخلاق کے حُسن کے جلوے اُس کو دکھاتا ہے۔ ایک ایسا معاشرہ پیدا کرو جو آج کی دُنیا کے لئے مثالی معاشرہ بن جائے۔ اور دُنیا مجبور ہو جائے اس کو دیکھ کے اسلام کی طرف آنے پر۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقام کو سمجھنے اور قرآن کریم کی عظمتوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(منقول از الفضل مجریہ ۲۸ مارچ ۱۹۸۱ء)

تباھی کی طرف تیزی سے بڑھتی ہُوئی

دُنیا کو بچانا ہماری ذمّہ داری قرار دی گئی ہے

ہم محبّت پیار اور قرآن کا حُسن دلوں میں داخل کر کے انہیں اللہ کے دین میں داخل کر سکتے ہیں

حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ امان (مارچ) ۱۳۶۰ ہش ۱۹۸۱ء کا ملخّص

ربوہ ۲۰ امان (مارچ) سیّدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ ہم پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ ساری دُنیا کو اس تباہی سے بچانے کی کوشش کریں جس کی طرف وہ بڑی تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کام بہت مشکل ہے۔ لیکن محبت سے پیار سے قائل کر کے اور عملی نمونہ دکھا کر قرآنی حُسن ظاہر کر کے دُنیا کو اللہ کے دین میں داخل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے کثرت سے توبہ کریں۔ ایمان میں پختگی پیدا کریں۔ اس پر اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے نتیجہ میں ان اعمالِ صالحہ کے اجر میں زیادتی کریگا۔ اور ان کو قبول کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نمازِ جُمعہ وعصر کی باجماعت ادائیگی سے قبل خطبہ جُمعہ ارشاد فرما رہے تھے۔ حضور نے سُورہ شوریٰ کی دو آیات کی تلاوت کرنے کے بعد ان کی تشریح فرمائی۔ حضور نے اس نکتے پر زور دیا کہ آج کی دُنیا رُوحانی لحاظ سے تو دیوالیہ پن کا شکار ہے ہی یہ مہذّب کہلانے والے لوگ مادّی طور پر بھی شدید مشکلات اور دیوالیہ پن کا شکار ہیں۔ حضور نے اس کی ایک مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا خیال ہے اور مجھے یقین ہے کہ میرا خیال غلط نہیں کہ یہ مہذّب دُنیا اربوں ارب روپیہ کا سالانہ نقصان سٹرائیک کر کے کرتی ہے۔ اُن کے ایک ایک کارخانے میں پندرہ پندرہ بیس بیس ہزار مزدور کام کرتے ہیں۔ اور ہڑتال کی وجہ سے دو دو تین تین مہینے بند رہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہی وہ مشکلات ہیں جن کے بارے میں مَیں نے کہا ہے کہ جب تک یہ اسلامی تعلیم پر عمل نہیں کریں گے یہ مصائب اور نقصان اُٹھاتے رہیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ ان کو کس نے سمجھانا ہے؟ اگر ہم نے نہیں تو پھر کون انہیں سمجھانے آئے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس گھر سے باہر نکلو، آپ نے ہی انہیں جا کر سمجھانا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کو نہایت خوبصورت اور پُر اثر انداز میں اُن کی اہم ذمّہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے بڑا سوچا ہے اس بات پر کہ ہم ساری دُنیا کو کس طرح سمجھائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ اتنی بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم ایک لمحہ کے لئے بھی سو نہیں سکتے۔ اُونگھ بھی نہیں سکتے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر وقت چوکس اور بیدار رہ کر اللہ تعالیٰ کے دَر پر جھکے رہو۔

(باقی صفحہ ۹ پر)

بہائیت پر ایک نظر

از مکرم سید عبدالعزیز صاحب - نیوجرسی - امریکہ

انیسویں صدی کے اوائل میں ایران میں ایک فرقہ شیخیہ پیدا ہوا - اس کا عقیدہ تھا کہ ہر زمانہ میں بارھویں امام اور فرقہ شیخیہ کے افراد کے درمیان ایک ترجمان ہونا ضروری ہے - اس فرقہ کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ بارھواں امام عنقریب ظاہر ہونیوالا ہے - لہٰذا اس کی تلاش ضروری ہے - فرقہ شیخیہ سے بابی مذہب اور پھر بابی مذہب سے بہائی مذہب پیدا ہوا -

فرقہ شیخیہ کا ایک لیڈر سید کاظم راشتی تھا - اس کا ایک شاگرد یا مُرید علی محمد تھا - جو بعد میں باب کے نام سے مشہور ہوگیا - علی محمد اپنے مُریدوں اور بارہویں امام کے درمیان باب یا ترجمان تھا - یہ شخص ۱۸۱۹ء میں شیراز میں پیدا ہوا - ۱۸۴۴ء میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا - ۱۸۴۷ء میں نظربند کردیا گیا - ۱۸۵۰ء میں اُسے گولی مار کر تبریز کے شہر میں ہلاک کردیا گیا - باب کے پیرو بابی کے نام سے مشہور ہوئے -

بابی کون تھے ؟

کیمبرج ہسٹری آف اسلام جلد اوّل صفحہ ۵۲ کے مطابق بابی دہشت پسند اور تشدد کے حامی تھے - حکومت پر طاقت کے زور سے قبضہ کرنا چاہتے تھے - ایران کے بادشاہ ناصرالدین کے زمانہ میں ملک کی اقتصادی اور مالی حالت بہت خراب تھی - قومی خزانہ میں پیسہ نہ تھا - حکومت تاجروں سے پیسے لے کر کام چلاتی تھی - لوگوں میں بے چینی اور بے اطمینانی پائی جاتی تھی - کئی شہروں میں بغاوت کے آثار نمودار ہوچکے تھے - بابیوں نے حکومت کی دشواریوں سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بغاوت کردی - حکومت نے باغیوں کو شکست دی - بہت سے باغی قتل کردیئے گئے -

باب کے دعویٰ کا مقصد

حسن ایم بلوزی ایک مشہور بہائی تھے - اور بہائیت پر انہوں نے کئی کتابیں لکھی ہیں - وہ اپنی کتاب "ایڈورڈ براؤن اینڈ بہائی فیتھ" کے صفحہ ۳۹ پر لکھتے ہیں کہ باب کی آمد کا مقصد اور منتہا مرزا حسین علی (بہاء اللہ) کے آنے کی پیشگوئی کرنا تھا - بہائی علی محمد (باب) کی آمد کو ظہورِ اوّل اور مرزا حسین علی کی آمد کو ظہورِ ثانی قرار دیتے ہیں - بہائیوں کے نزدیک یہ دونوں ظہور ایسے تھے کہ گویا انسانی شکل میں اس زمین پر خدا کا ظہور - حسن ایم بلوزی اپنی مذکورہ کتاب کے صفحہ ۳۹ پر لکھتے ہیں کہ باب نے اپنی کتاب البیان بھی اس لئے لکھی تھی تاکہ بتایا جائے کہ مرزا حسین علی کا ظہور ہوگا

بابیوں کا ارتداد

کیمبرج ہسٹری آف اسلام جلد اوّل مطبوعہ ۱۹۷۰ء کے صفحہ ۶۱۹ پر لکھا ہے کہ بابیوں نے اسلام سے ارتداد اختیار کرلیا تھا - اور اسلام سے قبل زرتشت مذہب کے عقائد اپنا لئے تھے -

مسٹر بلوزی نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۶ پر لکھا ہے کہ مسلمان بابیوں سے خفا تھے کیونکہ بابی بیویوں کو مالِ شراکت سمجھتے تھے - نیز صفحہ ۴۷ پر لکھتے ہیں کہ باب کا مذہب ایرانیوں کے ایک خاص طبقہ کے لوگوں کے لئے تھا - اور ایران سے باہر کے لوگ اس کو قبول بھی نہ کرسکتے تھے -

باب کا جانشین

مسٹر بلوزی اپنی کتاب میں باب کی جانشینی کے متعلق لکھتے ہیں کہ باب کے قتل کے بعد اُس کے ۲۵ مریدوں نے نیابت کا دعویٰ کردیا - آپس میں لڑائی جھگڑا اور خونریزی ہُوئی - یہ نیابت کا دعویٰ کرنے والے قتل کردیئے گئے یا اپنے دعویٰ سے دستبردار ہوگئے -

باب اپنی زندگی میں ایک شخص مرزا یحییٰ کو بطور نائب کے نامزد کرگیا تھا - یہ شخص بعد میں صبوحِ ازل کے نام سے مشہور ہوگیا - اخلاص اور اطاعت کا تقاضا تو یہ تھا کہ یہ نیابت کا دعویٰ کرنے والے مرزا یحییٰ (صبوحِ ازل) کے مُرید بن جاتے - لیکن اُن کی حرص و ہوس نے ایسا نہ ہونے دیا -

مرزا یحییٰ کا ایک سوتیلا بھائی مرزا حسین علی (بہاء اللہ) ایک عرصہ تک اس کا ساتھ دیتا رہا - اور مرزا یحییٰ کی ہدایات کے مطابق بابی مشن کے لیے کام کرتا رہا - کچھ عرصہ بعد مرزا حسین علی بدل گیا - اور لیڈرشپ کا دعویٰ کردیا - اب دونوں بھائیوں میں سخت دشمنی ہوگئی اور ایک دُوسرے کے جانی دُشمن ہوگئے - اور ایک دُوسرے پر الزامات لگانے شروع کئے اور نقضِ امن کا باعث ہوگئے - مرزا حسین علی (بہاء اللہ) کی یہ تبدیلی بلوزی کی کتاب کے صفحہ ۴۵ پر بیان ہوئی ہے - اور مرزا حسین علی کے کردار کی عکاسی کرتی ہے -

باب کی جانشینی کا معاملہ بہت ہی اہم ہے - کیونکہ مرزا حسین علی اپنے آپ کو باب کی "ظہور" کے متعلق پیشگوئی کا مصداق قرار دیتا ہے - اور صبوحِ ازل باب کا جانشین - دونوں کا زمانہ ایک ہی ہے - اور دونوں میں تنازع اور افتراق، باب کی ظہور کے متعلق پیشگوئی غیر معیّن صورت میں اور مبہم تھی - کوئی مدّت "ظہور" کے لئے مقرر نہ تھی - علاماتِ زمانہ کا "ظہور" کے لئے ذکر نہ کیا گیا تھا - کوئی بھی شخص باب کی پیشگوئی کا اپنے آپ کو مصداق قرار دے سکتا تھا - اور عملاً ایسا ہی ہُوا -

بلوزی کی کتاب کے صفحہ ۷۶ پر پروفیسر براؤن (۱۸۶۲ء تا ۱۹۲۶ء) کا بیان نقل کیا گیا ہے - اور بتایا ہے کہ تقریباً سب کے سب بابیوں نے اپنے آپ کو باب کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا -

ہمیں اس بات کا زبردست ثبوت ملتا ہے کہ مرزا یحییٰ (صبوحِ ازل) باب کا نامزد لیڈر تھا - پہلی شہادت پروفیسر براؤن کی ہے - پروفیسر براؤن فارسی - عربی اور ترکی زبان کا ماہر تھا - اُس نے کئی کتب بابی مذہب کے بارے میں لکھی ہیں - اُس نے ایک سال ایران میں بابی مذہب کی تحقیق کے لئے گزارا تھا - اُس نے عکّہ میں بہاء اللہ سے ملاقات کی - سائپرس میں دو دفعہ صبوحِ ازل سے ملا -

پروفیسر براؤن نے لکھا ہے کہ اُس نے باب کی وہ دستاویز دیکھی جس میں صبوحِ ازل کو بابیوں کی لیڈرشپ کے لئے نامزد کیا تھا - اس کے لئے بلوزی کی کتاب کا صفحہ ۳۷ ملاحظہ فرمائیں -

دُوسری شہادت شوقی آفندی کی ہے جو عبدالبہاء کا نواسہ تھا - شوقی آفندی مرزا یحییٰ (صبوحِ ازل) کو بابیوں کا باب کی طرف سے نامزد لیڈر تسلیم کرتا ہے - اس کے لئے بلوزی کی کتاب کا صفحہ ۳۹ دیکھیں.

تیسری شہادت مسٹر بلوزی کی اپنی ہے - وہ لکھتا ہے کہ بہائیوں نے کبھی انکار نہیں کیا کہ مرزا یحییٰ باب کی طرف سے نامزد لیڈر تھا - صفحہ ۳۹ -

ان شہادتوں کی موجودگی میں اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ مرزا یحییٰ کو بابیوں کی قیادت سونپی گئی تھی -

یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف باب مرزا یحییٰ کی قیادت نامزدگی سے قائم کرتا ہے - اور دوسری طرف پیشگوئی (بہائیوں کے خیال کے مطابق) مرزا حسین علی کے حق میں کرکے مرزا یحییٰ سے قیادت واپس لے لیتا ہے - ایسی پیشگوئی جس پر مرزا حسین علی اور بہائیوں کا دارومدار ہے - شک و شبہ سے بالا نہیں ہے -

بہائی مذہب

باب کے قتل کے بعد مرزا یحییٰ (صبوحِ ازل) ۱۸۵۰ء سے بابیوں کی قیادت کرتا رہا اور مرزا حسین علی، مرزا یحییٰ کی ہدایات کے مطابق کام کرتا رہا - بہائیوں کا دعویٰ ہے کہ ۱۸۶۳ء میں مرزا حسین علی نے نئے مذہب کی بنیاد رکھ دی تھی - لیکن پروفیسر براؤن کی تحریرات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُنیسویں صدی کے آخر تک مرزا حسین علی کے مُرید بھی بابی کے نام سے ہی مشہور تھے - اور بہائیوں کے وہی عقائد تھے جو بابیوں کے تھے - بہائیوں نے بہت بعد میں حالات سے مجبور ہوکر پُرامن رہنے کی تلقین کرنی شروع کی - بہائی تشدد اور دہشت پسندی کا انجام دیکھ چکے تھے - مرزا حسین علی کو ایران میں قید کیا گیا - ایران سے عراق جلاوطن کیا گیا - عراق میں بھی لڑتے جھگڑتے رہے - پھر عراق سے مرزا حسین علی (بہاء اللہ) کو ترکی جلاوطن کیا گیا - وہاں بھی امن پسندی اختیار نہ کی - ترکی کے ایک شہر سے دُوسرے شہر بدر کئے گئے - آخری دفعہ ترکی سے عکّہ فلسطین میں بھیج دیئے گئے - سخت قسم کے مجرموں کو عکّہ جیل میں بھیجا جاتا تھا - عکّہ کی جیل میں بہاء اللہ کو ڈال دیا گیا - جناب بہاء اللہ نے اپنی عمر کے آخری چالیس سال قید و بند میں گزارے - آپ نے دعویٰ "ظہور" قید کی حالت میں ہی کیا - اور اس کے بعد ہمیشہ محبوس ہی رہے - یہ دعویٰ "ظہور" کیا تھا ؟ آپ کو آئندہ سطور میں بتایا جائے گا - کہ دعویٰ ظہور کیا تھا -

بہائی عقائد

بہائی عقائد اور بہائی عبادات بہائیت.. کی کتاب "بہاء اللہ اینڈ نیو ایرا"

مصنفہ جے۔ای۔ ایسلمنٹ (J. E. ESSLEMENT) مطبوعہ ۱۹۸۰ء سے منقول ہیں۔

اِس کتاب کے صفحہ ۱۲۵ پر لکھا ہے :-

"پہلی شریعتیں بیماری کا علاج نہیں کر سکتیں۔ حضرت موسیٰ۔ عیسیٰ علیہما السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوائی اب شفا نہیں دے سکتی۔ اور باب اور بہاء اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو تبدیل کرنے کا پُورا پُورا حق حاصل تھا۔"

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۲۸ پر لکھا ہے :-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اولین متبعین اَن پڑھ تھے۔ اور اُن کے ریکارڈ رکھنے اور تعلیم کی اشاعت کا طریقہ غیر تسلی بخش تھا۔ بہاء اللہ فصیح اللسان تھا۔ اور بہاء اللہ کی تحریرات پہلے تمام صحیفوں سے اعلیٰ اور برتر ہیں۔"

نعوذ باللہ من ھذہ الھفوات۔

بہائیوں کی عبادات

بہائیوں کو دن میں تین دفعہ عبادت کرنی ہوتی ہے۔ اگر ایک ہی دفعہ کر لیں تو وہ کافی ہوتی ہے۔ اگر کوئی بہائی مر جائے تو ایک شخص اُن میں سے بلند آواز سے پڑھتا ہے اور باقی سب کھڑے ہو کر سنتے ہیں۔ بہائیوں کے روزے سال میں اُنیس دن کے ہوتے ہیں۔ اور ہر سال دو مارچ کو شروع ہوتے ہیں۔ اور ہر سال اس طرح سے اکیس ۲۱ مارچ کو اُن کا تہوار ہوتا ہے۔ یعنی نوروز جو زرتشتی منایا کرتے ہیں۔ بہائیوں کا سال اُنیس ۱۹ مہینے اور اُنیس ۱۹ دن کا ہوتا ہے۔ بہائیوں نے جب اسلام سے ارتداد کیا تو قمری مہینے چھوڑ کر اُنیس ۱۹ مہینوں کا سال رائج کر لیا۔

بہائیوں کا ارتداد

جارج حارث (GEORGE HARRIS) نے اپنی کتاب موسومہ "عراق" مطبوعہ ۱۹۵۸ء کے صفحہ ۶۲ پر لکھا ہے کہ بہائیوں نے اسلام سے ارتداد اختیار کر لیا تھا۔

بہاء اللہ کا مقام و مرتبہ

بہاء اللہ کا ایک مقام اور مرتبہ بہائیوں کے نزدیک ... الوہیت کا ہے۔ اسی کو "ظہور" کہا جاتا ہے۔

بہاء اللہ نے کثرت سے اپنی تحریرات میں اپنے آپ کو خدا کہا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۴۱ تا ۴۶ کتاب "بہاء اللہ اینڈ نیو ایرا"۔

باب کا مرتبہ بہائیوں کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر تھا۔ اور بہاء اللہ کا مرتبہ باب سے اعلیٰ اور بلند تھا۔ یعنی بہاء اللہ کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام سے بلند و بالا ہُوا۔ اور باب کی کتاب البیان نے قرآن شریف کو منسوخ کر دیا ہے، نعوذ باللہ من ذالک۔ ملاحظہ ہو "بہاء اللہ اینڈ نیو ایرا" نیز ملاحظہ ہو "انسائیکلوپیڈیا فنک اینڈ واگنلز" (FUNK AND WAGNALLS) زیر لفظ "باب ازم"۔

ایک واقعہ

بہائیت کی ایک کتاب (دی جوزن ہائی وے) مصنفہ لیڈی بلم فیلڈ (Lady Blomfield) مطبوعہ ۱۹۷۰ء کے صفحہ ۱۶۹ پر لکھا ہے کہ جب عباس آفندی (عبدالبہاء) یورپ میں ایک مکان کی سیڑھیوں سے جلد جلد اُوپر چڑھا تو لوگوں نے اُس کے بڑھاپے کی وجہ سے تعجب کا اظہار کیا۔ تو عبدالبہاء یوں گویا ہوئے :-

"بہاء اللہ کی قدرت سے تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ اور ابھی سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے مَیں نے وہی قدرت استعمال کی ہے۔"

بہاء اللہ کی وفات کے بعد عبدالبہاء نے بہائیت کی قیادت سنبھالی۔ عبدالبہاء کا ایک بیان لیڈی بلم فیلڈ کی کتاب میں اپنے دوستوں کے متعلق صفحہ ۲۱۱ پر درج ہے۔ وہ یہ ہے :-

"مَیں دُنیا میں ہر رُوح کے مقام، اس کی ضروریات اور حالت سے واقف ہوں۔ لہذا مجھے علم ہے کہ تمہاری زندگی کتنی تکلیف میں گزری ہے۔"

بہاء اللہ کی جب وفات ۱۸۹۲ء میں ہوئی تو بہاء اللہ کے لڑکے مرزا محمد علی نے اور خاندان کے دُوسرے افراد نے عبدالبہاء کی قیادت کو تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ اور مرزا محمد علی کے ساتھیوں نے اپنے آپ کو موحّد کہنا شروع کر دیا۔ اور عبدالبہاء کے متعلق کہا کہ یہ اپنے آپ کو "ظہور" یعنی خدا کہتا ہے۔ پر یہ غیر برادری کا بھی یہی خیال تھا کہ عبدالبہاء کو بھی بہاء اللہ کی طرح "ظہور" تسلیم کیا جاتا ہے۔ (بحوالہ ایڈورڈ براؤن اینڈ بہائی فیتھ) اگرچہ بہائی انکار کرتے ہیں کہ عبدالبہاء کا اس طرح کا کوئی دعویٰ تھا۔ انکار کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ بہاء اللہ نے کسی دُوسرے ظہور کے آنے کی خبر یہ بتائی ہے کہ وُہ ایک ہزار سال کے بعد آئے گا۔ غالباً ایک ہزار سال کی شرط رُکاوٹ بنی ہوئی ہے۔

بہاء اللہ کی وفات کے بعد بابی اور بہائی چار فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔ اوّل ایک فرقہ بابی یا بیانی کہلانے لگا جو نہ صبح ازل کو اور نہ ہی بہاء اللہ کو مانتا تھا۔ دوئم ازلی فرقہ جو صبح ازل کے پَیرو تھے۔ سوئم عبدالبہاء کے پَیرو۔ چہارم وہ فرقہ جو بہاء اللہ کی وفات پر مرزا محمد علی کے گروہ میں شامل ہو گیا۔

اب عبدالبہاء کے فرقہ کے علاوہ تقریباً تمام دُوسرے فرقے ختم ہو چکے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ

بقیہ صفحہ (۴)

توبہ کرو۔ دُعائیں کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ہمارے اعمال کو قبول کر کے اس کے بڑھا چڑھا کر اجر دے۔ وہ عظیم ہستی جس نے سارے جہان کو پیدا کیا ہے وہ ہم عاجزوں کے اعمال کو قبول کر لے۔ کیونکہ ہم اپنی ذمہ داریاں اس وقت تک ادا نہیں کر سکتے جب تک کہ وہ ہمارے اعمال سے زائد ہمیں نہ دے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صحت کے بارے میں فرمایا کہ دُعائیں کریں اللہ تعالیٰ مجھے جلد صحت دے۔ حضور نے فرمایا کہ کام تو مَیں کر رہا ہُوں۔ دُعا کریں کہ میں اس سے بھی زیادہ کام کر سکوں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے محبوب اور جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنی خاص الخاص رحمت اور فضل کے سائے میں رکھے۔ آپ کو ہر لحاظ سے مکمل اور کامل صحت عطا کرے۔ تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پُوری قوت اور توانائی اور تندرستی سے اشاعتِ اسلام کے کام جاری رکھ سکیں۔ اور غلبۂ اسلام کے لئے آپ کے منصوبے کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوں۔ اے اللہ تُو ایسا ہی کر۔ آمین ۞

(منقول از الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۸۱ء)

افسوس!

محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب احمدی مقیم کراچی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان

برادرم محترم سیٹھ محمد ... صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر کے مکتوب محررہ ۱۲ اپریل کے ذریعہ یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب احمدی ابن محترم سیٹھ محمد غوث صاحب احمدی مرحوم گزشتہ دنوں کراچی میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم سیٹھ محمد معین الدین صاحب احمدی اگرچہ جماعت احمدیہ حیدر آباد کے ایک پرانے، انتہائی مخلص اور فدائی رُکن تھے۔ مگر عرصہ تقریباً پندرہ بیس سال قبل بعض ناگزیر حالات کی بناء پر انہیں حیدر آباد سے ہجرت کر کے کراچی میں آباد ہونا پڑا۔ باوجود اس کے کہ حوادثِ زمانہ کے باعث مرحوم کا کاروبار اور صحت بہت زیادہ متاثر ہو چکی تھی۔ مگر وہ آخری وقت تک سلسلہ کے ساتھ اپنے خلوص و محبت کا اظہار کسی نہ کسی رنگ میں ضرور کرتے رہے۔ مصائب و مشکلات کے اس کٹھن اور صبر آزما دور میں بھی مرحوم نے ہمت و پامردی کا دامن نہیں چھوڑا۔ بلکہ بدستور تھوڑا بہت کام کر کے اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلائی جس کے نتیجہ میں ان کا ایک بیٹا بفضلہ تعالیٰ ڈاکٹر ہے۔

مرحوم انتہائی ملنسار، نرم گفتار، غریب پرور، صابر و شاکر اور بہت سی دُوسری نمایاں خصوصیات کے حامل وجود تھے۔ آپ کی شادی حضرت ذوالفقار علی خان صاحب (صحابی) رضی اللہ عنہ کی بیٹی محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ سے ہوئی تھی جس سے دو فرزند مکرم محی الدین احمد صاحب اور مکرم بشیر الدین احمد صاحب ان کی یادگار ہیں۔ محترم سیٹھ صاحب مرحوم محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آبادی کے حقیقی بھائی۔ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کے پھوپھی زاد بھائی۔ محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی کے چچا زاد بھائی اور ان کی اہلیہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ کے رشتہ میں حقیقی ماموں تھے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے بلندیٔ درجات سے نوازے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے اپنے بے پایاں فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ آمین ۞

قسط نہم

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج ؛ نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

"حضرت عیسیٰ نے کشمیر میں وفات پائی"

مصنفہ: اے فیبر قیصر

تلخیص و ترجمہ: محترم منظور احمد صاحب سوز ایم اے وکیل المال تحریک جدید

حضرت عیسیٰ کی راجہ شالیوان سے مکالمت

قدیم "بھوشیہ مہاپران" جو ۳۱۱۵ء میں سنسکرت زبان میں تحریر ہوئے اور ویاسا سے منسوب ہیں کے ۱۹ ویں تا ۳۱ ویں شلوک میں تحریر ہے کہ ایک دن راجہ شالیوان سرینگر کے قریب وائن (WOYEN) کی پہاڑیوں میں چہل قدمی کے لئے نکلا تو وہاں اس نے ایک متاثر چہرہ ہستی کو سفید لباس میں ملبوس دیکھا راجہ نے ان کا نام دریافت کیا تو (حضرت) عیسیٰ نے جواب دیا کہ وہ ابن اللہ کے نام سے معروف ہیں اور ایک کنواری کے بطن سے پیدا ہوئے تھے اس پر راجہ متعجب ہوا تو انہوں نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ حقیقت بیان کر رہے ہیں اور یہ کہ ان کا منصب مذہب کی اصلاح اور تجدید ہے جب راجہ نے از سر نو سوال کیا تو انہوں نے کہا کر دریائے انڈس کی دوسری جانب کے دور دراز ملک میں انہوں نے اپنی نبوت کا اعلان کیا تھا لیکن وہاں کے لوگوں نے انہیں اذیت پہنچائی۔ انہوں نے محبت سچائی اور پاکیزگی قلب کی تبلیغ کی اور اسی بناء پر وہ میسحا کے نام سے جانے جاتے ہیں متعلقہ اشلوک کا ترجمہ درج ذیل ہے:

"راجہ بکرماجیت کے پوتے شالیواہن نے عنان حکومت سنبھالی اور پارتھیائیوں کو (اور) چینی (اور) خانہ بدوش (?) کو پسپا کیا آریوں اور عمالقہ کے مابین سرحدوں کا تعین کیا اور انہیں انڈس سے پرے رہنے کا فرمان جاری کیا۔ ایک دن شیر شاہان ہمالیائی سلسلہ کی طرف جا نکلا اور ہوناں کی سرزمین کے درمیان اس مقتدر راجہ نے ایک متاثر شخصیت کو پہاڑ کے دامن میں بیٹھے ہوئے دیکھا اس درویش کی کھلتی ہوئی رنگت تھی اور وہ سفید لباس زیب تن کئے ہوئے تھے راجہ شالیوان نے دریافت کیا کہ وہ کون ہے انہوں نے خندہ پیشانی سے جواب دیا "میں ابن اللہ" کے نام سے معروف ہوں اور ایک کنواری کے بطن سے پیدا ہوا ہوں۔ جب راجہ اس جواب پر متعجب ہوا تو اس درویش نے مزید کہا میں عمالقیوں کے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کرتا ہوں اور سچائی کے اصولوں کا پیرو ہوں۔

راجہ نے ان کے مذہب کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا اے راجہ میں ایک دور دراز ملک کا باشندہ ہوں جہاں نیکی کا کوئی وجود باقی نہ رہا اور جہاں بدیوں کی بھی کوئی حد باقی قائم نہیں رہی۔ میں عمالیقیوں کی سرزمین میں مسیحا کے طور پر ظاہر ہوا گنہگاروں اور بدکاروں کو مجھ سے دکھ پہنچا اور ان کے ہاتھوں میں نے بھی دکھ پایا۔

راجہ نے ان سے درخواست کی کہ وہ اپنے مذہب کی تعلیم کو مکمل طور پر بیان فرمائیں اور درویش نے ان کو بتایا کہ محبت سچائی اور پاکیزگی قلب کی تعلیم دو۔ انسان کو خدا کی اطاعت کی تعلیم دو جو دنیا اور دیگر عناصر کا نقطہ مرکزی ہے اور یہ کہ خدا اور یہ عناصر ہمیشہ قائم رہیں گے۔ بالآخر راجہ درویش کی خدمت میں اظہار عقیدت کرکے واپس لوٹا۔"

حضرت عیسیٰ کے خاندان کا فرد

یہ بات متنازعہ فیہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ اس نازک موضوع پر مبنی ہے کہ آیا (حضرت) عیسیٰ نے شادی کی اور ان کے اولاد بھی ہوئی؟ پروفیسر حسنین اور صاحبزادہ بشارت سلیم جو براہ راست (حضرت) عیسیٰ کی اولاد ہیں نے بتایا کہ حضرت عیسیٰ نے شادی کی اگرچہ اس ضمن میں میرے سوالات کے جو جوابات انہوں نے دیے وہ گریز کا رنگ رکھتے تھے تاہم اس میں واضح اثبات و اعتراف کا پہلو بھی موجود تھا اس موضوع پر ان کا بڑا محتاط رویہ تھا کیونکہ وہ اس داستان کو ہیجان آفرینی اور حاشیہ آرائی سے بچانا چاہتے تھے۔

چونکہ (حضرت) عیسیٰ کی "حیات ثانی" کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کرنا اس کتاب کا مقصد ہے لہذا میں اس پہلو کو بھی ضبط تحریر میں لانا چاہتا ہوں لیکن چونکہ میں ان ہر دو معزز حضرات کے لئے ان کے اعلیٰ اخلاق کے باعث اپنے دل میں عزت و احترام کا جذبہ رکھتا ہوں لہذا میں اپنے قارئین کے ذوق تبصرہ سے استدعا کروں گا کہ وہ ان مندرجات ذیل کے سلسلہ میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لیں۔

اس شنید پر کہ حضرت عیسیٰ کی اولاد سرینگر میں مقیم ہے میں نے ان سے ملاقات کا اذن لیا لیکن میرے علم میں کوئی ایسی تحریر نہیں تھی جس میں (حضرت) عیسیٰ کی شادی اور اولاد کا تذکرہ ہو لہذا میں نے اس تعلق میں پروفیسر حسنین سے مشورہ کیا جن کا کوئی ذاتی مفاد اس کے ساتھ وابستہ نہ تھا انہوں نے بتایا کہ یہ تذکرہ "نگارستان کشمیر" میں ملتا ہے جس کا فارسی سے اردو زبان میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

اس کے بعد جب راجہ شالیواہن نے (حضرت) عیسیٰ سے کہا کہ ان کو ان کی خبرگیری کے لئے ایک عورت کی ضرورت ہے اور اس ضمن میں ایک لڑکی کا انتخاب بھی ان کے روبرو پیش کیا (حضرت) عیسیٰ نے جواباً کہا کہ ان کو کسی کی ضرورت نہیں لیکن راجہ اس پر مصر رہا بالآخر (حضرت) عیسیٰ ایک عورت کو ملازمہ رکھنے پر راضی ہو گئے جو ان کے گھر کی دیکھ بھال کے ساتھ ان کا کھانا پکا دیا کرے اور کپڑے وغیرہ دھو دیا کرے پروفیسر حسنین نے بتایا کہ اس عورت کا نام "مریان" تھا اور اس کتاب میں درج ہے کہ اس عورت سے (حضرت) عیسیٰ کے اولاد ہوئی۔

الغرض صاحبزادہ بشارت سلیم نے اپنے دولت خانہ پر ہمارا خیر مقدم کیا۔ وہ ایک ذہین فوٹو گرافر، مصوری کے دلدادہ اور شاعر ہیں۔ مختصراً وہ غیر معمولی حساس انسان ہیں۔ جب ان سے میں نے یہ سوال کیا کہ وہ خود کو حضرت عیسیٰ کی اولاد سمجھتے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ جب بھی میں نے اپنے والد سے اس موضوع پر سوال کیا تو انہوں نے یہی جواب دیا کہ ان کے جد امجد ایک نبی تھے جن کا نام یوز آصف تھا اور وہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ محلہ خانیار میں ان جد گرامی کے مزار کے قریب ایک درویش کی درگاہ بھی ہے جن کی سرینگر کے عوام میں اس قدر عزت و احترام و مقبولیت تھی کہ اس کے مقابلہ میں روضہ بل میں مدفون نبی کی کوئی اہمیت ہی نہیں صاحبزادہ بشارت سلیم نے بتایا کہ جب کبھی ہم نے اپنے والد بزرگوار سے یہ دریافت کیا کہ کیا ہم حضرت عیسیٰ کی اولاد ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ ہاں مگر ہم ان کو یوز آصف کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

صاحبزادہ بشارت سلیم صاحبزادہ غلام محی الدین کے بیٹے ہیں اور وہ صاحبزادہ عبدالاحد کے اور صاحبزادہ عبدالاحد صاحبزادہ عبدالصمد کے اور صاحبزادہ عبدالصمد صاحبزادہ ابوبکر کے بیٹے ہیں چنانچہ اسی طرح یہ سلسلہ یوز آصف یا (حضرت) عیسیٰ تک جا پہنچتا ہے۔ صاحبزادہ بشارت سلیم کے پاس خاندانی شجرہ بھی ہے جو (حضرت) عیسیٰ سے جا ملتا ہے جب ان سے اس عورت کے بارہ میں دریافت کیا گیا جس سے حضرت عیسیٰ کی اولاد ہوئی تھی تو انہوں نے تصدیق کی کہ وہ "مریان" تھی جو وادی پہلگام کے چرواہوں کے ایک خوبصورت گاؤں سے تعلق رکھتی تھی۔

اس ضمن میں حضرت عیسیٰ کے بارے میں ایک اور دلچسپ روایت فارسی کی کتاب "روضۃ الصفا" میں مرقوم ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ عالم بالا سے نزول فرما کر مزید چالیس سال زندہ رہیں گے اور شادی کر کے صاحب اولاد بھی ہوں گے اور مسلمانوں

کے دشمنوں سے جنگ کریں گے اور ان تمام قوموں کو تباہ کر دیں گے جو دیگر مذاہب کے پیرو ہیں اگرچہ یہ امر (حضرت) عیسیٰ کی "آمد ثانی" سے تعلق رکھتا ہے۔ مگر اس میں یہ اہم نکتہ ہے کہ وہ شادی کریں گے۔

صاحبزادہ بشارت سلیم کے موضوع پر ہی واپس آتے ہوئے اس سلسلہ میں یہ امر قابلِ غور ہے کہ ان کے دادا اور پردادا ہر دو ہستیاں کشمیر میں اپنی غیر معمولی تاثیر دستِ شفا کے لئے اب بھی یاد کی جاتی ہیں۔ بشارت سلیم جو سرینگر میں عام طور پر معروف ہیں نے بتایا کہ ایک دن ایک شخص ان کے روبرو احتراماً جھکا اور اس نے بتایا کہ اس کا بیٹا شدید طور پر بیمار تھا۔ اور ڈاکٹر اس کے علاج سے عاجز آچکے تھے۔ اس نے بشارت سلیم کے والد سے اس ضمن میں مشورہ طلب کیا اور انہوں نے جواباً کہا کہ وہ گھر جائے اور وہ اس کے بیٹے کے لئے دعا کریں گے لڑکا موت کے قریب پہنچ گیا تھا کہ اتفاقاً اس نے رات کو دودھ مانگا اور وہ صبح تک اس قابل ہو گیا تھا کہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

بشارت سلیم نے ایک اور واقعہ بتایا کہ ایک عورت کو ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا تھا والدِ محترم نے شکل میں اس کو دیکھا اور ہسپتال سے اس کے گھر پر منتقل کرا دیا چند دن کے وقفہ کے بعد وہ بالکل صحت یاب ہو گئی۔ اپنی ذاتی زندگی کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے بشارت سلیم نے بتایا کہ وہ ابتداءً سیاست سے دلچسپی رکھتے تھے۔ لیکن انہوں نے دیکھا کہ سیاستدان بے ایمان ہوتے ہیں انسان کو اگر اقتدار حاصل ہو تو وہ غرباء کی مدد کر سکتا ہے لیکن یہ سیاستدان اپنے اثر اور اقتدار کو اپنے ذاتی مفاد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ بشارت سلیم شعر و شاعری بھی کرتے ہیں۔ لیکن اس کی غرض مالی منفعت نہیں ہے بلکہ یہ آمد غرباء میں تقسیم کر دیتے ہیں۔

انہوں نے مزید بتایا کہ "روضہ بل" جس میں (حضرت) عیسیٰ کا جسمِ خاکی مدفون ہے کا انتظام و انصرام بالخصوص خاندان کا بڑا بیٹا کرتا ہے ان کا بھائی اس عمارت کے قریب ہی رہتا ہے اس عمارت کے چاروں طرف باغ لگانے کے لئے انہوں نے امداد کے لئے گورنمنٹ کو درخواست دی تھی لیکن ان کی یہ درخواست قبول نہیں ہوئی۔

کیونکہ اپنی ذاتی مصروفیات کے باعث وہ خود مقبرہ کی دیکھ بھال نہیں کر سکتے لہذا اس کی نگرانی اور زائرین کے استقبال کے لئے انہوں نے ایک باقاعدہ ملازم رکھا ہے ویسے وہ اور ان کے اہل و عیال اکثر مقبرہ پر حاضری دیتے رہتے ہیں۔

'ہو از ہو' WHOS WHO کی ایشیائی اشاعت میں صاحبزادہ بشارت سلیم اولادِ عیسیٰ کے بارہ میں تحریر ہے کہ یہ ۱۹۲۴ء میں سرینگر میں پیدا ہوئے ایک رسالہ کے ایڈیٹر بھی رہے ہیں لیکن فی الوقت ہوٹل چلاتے ہیں سیاسی لیڈر کی حیثیت سے متعدد مرتبہ قید و بند کے مراحل سے بھی گذرے ہیں اور اس سلسلہ میں آخری بار ۱۹۶۵ء میں ہند و پاک جنگ میں قید ہوئے۔

کشمیر سے واپسی سے ایک روز قبل کی تمام سہ پہر بشارت سلیم کے ساتھ ہی گذری شب میں گذری اور شام کو مسلمانی طرز کا نفیس کھانا پروفیسر حسین کے ہاں کھایا اس کے تقریباً تین گھنٹہ بعد پتہ چلا کہ میرا کیمرہ بشارت سلیم کے ہاں رہ گیا ہے لہذا اسی غرض کے لئے پھر ان کے ہاں پہنچا۔ وہاں پتہ چلا کہ بشارت سلیم صاحب خود میرا کیمرہ لے کر میری تلاش میں نکلے ہیں۔ ہم پھر اپنی ٹیکسی کی جانب واپس آئے جو بمشکل دو فرلانگ ادھر ہی ختم ہو گیا تھا اس تگ و دو میں بشارت سلیم سے ملاقات ہوئی جو کیمرہ لئے واپس گھر آ رہے تھے ان کو صرف اتنا معلوم تھا کہ میں ہاؤس بوٹ میں ٹھہرا ہوا ہوں لہذا وہ ڈل اور نگینہ جھیل پر پانی برستے میں کشتی بہ کشتی مجھے تلاش کرتے رہے اور ناکامی کی صورت میں اب ان کا یہ ارادہ تھا کہ وہ ہوائی کمپنی سے رابطہ قائم کریں گے۔ اور اگر وہاں بھی کامیابی نہ ہوئی تو ہوائی اڈہ پر جائیں گے جو شہر سے کافی دور تھا دراصل اتنی معمولی سی شئے کے لئے ان کی یہ سعی و جستجو اور تردد اس ممتاز ہستی کے اعلیٰ کردار کی غمازی کرتا ہے۔

حضرت عیسیٰ کی وفات کشمیر میں

عظیم مشرقی مصنف اور مؤرخ الشیخ الصادق ابی جعفر محمد ابن علی ابن حسین ابن موسیٰ ابن بابویہ القمی جو الشیخ السعید الصادق کے نام سے بھی مشہور ہیں نے اپنی کتاب "کمال الدین و تمام النعمۃ فی اثبات الغیبت و کشف الحیرت" میں (حضرت) عیسیٰ لنکا اور دیگر مقامات کے پہلے مشرقی سفر اور پھر دوسرا سفر جو کشمیر میں اختتام پذیر ہوا کی تفصیلات درج کرنے کے ساتھ ان کی تعلیمات کو بھی درج کیا ہے جو بہت حد تک اناجیل کے مندرجات سے مشابہ ہیں یہ کتاب ۱۸۸۲ء میں ایران میں آغا میر باقر نے شائع کی اور ہیڈل برگ یونیورسٹی کے پروفیسر مُلر نے اس کا ترجمہ کیا اس کتاب کے لئے مصنف نے دور دراز کے سفر اختیار کئے تھے لہذا اس کے مندرجات حقائق پر مبنی ہیں اور اس کتاب کو مغربی مستشرقین قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

اس کے علاوہ الشیخ السعید الصادق نے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۵۷ و صفحہ ۳۵۸ پر یہ بھی تحریر کیا ہے کہ جب (حضرت) عیسیٰ کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے شاگرد تھوما کو بلایا اور اپنی اس آخری خواہش کا اظہار کیا کہ ان کے بعد ان کے مشن کو جاری رکھا جائے اور جہاں ان کی وفات ہو اسی جگہ اس کی تدفین کی جائے۔ چنانچہ تھوما نے ان کے ارشاد کی تعمیل میں ایسا ہی کیا اور بوقت تدفین ان کا سر مشرق کی طرف اور پیر مغرب کی جانب تھے۔

بعینہٖ پیغمبر خدا (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی روح کا اسی جگہ متولی اور نگران ہو جائے گا جہاں ان کا وصال ہوگا چنانچہ اسی وجہ سے آنحضرت کی تدفین (حضرت) عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے حجرہ میں ہوئی۔ (ملاحظہ ہو ممتاز احمد فاروقی کی کتاب "شکستگیٔ صلیب" کا نسخہ)۔

(باقی)

اعلاناتِ نکاح!

مورخہ ۲۳/۴/۸۱ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

(۱) مکرم منیر احمد صاحب بی اے نائب ناظر امور عامہ ابن مکرم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش قادیان کا نکاح عزیزہ نصرت بیگم صاحبہ بی اے بی ایڈ بنت مکرم محمد دین صاحب بدر درویش قادیان کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر

(۲) مکرم رفیق احمد صاحب ابن مکرم عزیز احمد صاحب منصوری درویش قادیان کا نکاح عزیزہ کوثر حبیبہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب مقیم بمبئی کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر

اسی طرح مورخہ ۲۴/۴/۸۱ کو بعد نماز عصر محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے ہی مزید دو نکاحوں کا اعلان فرمایا جن کی تفصیل یہ ہے

(۳) مکرم منور احمد صاحب ناصر ابن مکرم مولوی محمد احمد صاحب کالا افغاناں درویش قادیان کا نکاح عزیزہ نصرت حبیبہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب مقیم بمبئی کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر۔ نیز

(۴) مکرم سید بشارت احمد صاحب ابن مکرم سید بدر الدین صاحب کا نکاح عزیزہ فریدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد اسماعیل صاحب شگلی درویش قادیان کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر

(۵) مورخہ ۱۱/۴/۸۱ کو مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر انچارج مبلغ کٹک نے بمقام بھدرک (اڑیسہ) عزیزہ خورشیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ غلام ہادی صاحب ساکن بھدرک کا نکاح مکرم سید شکیل الرحمٰن صاحب ایم اے ابن مکرم سید شمس الرحمٰن صاحب ساکن پٹھا پور کٹک کے ہمراہ مبلغ آٹھ ہزار یکصد روپے حق مہر پر پڑھا۔

خوشی کے ان مواقع پر بطور شکرانہ مختلف مدات میں مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب نے مبلغ تیس روپے۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی قادیان نے مبلغ دس روپے مکرم محمد احمد صاحب کالا افغاناں درویش قادیان نے مبلغ پندرہ روپیہ۔ مکرم سید بدر الدین صاحب مقیم قادیان نے مبلغ دس روپے۔ مکرم شیخ غلام ہادی صاحب مقیم بھدرک نے مبلغ تیس روپے ادا کئے ہیں فجزاہم اللہ خیراً۔

قارئین بدر سے ان تمام رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کا پہلا کامیاب سالانہ اجتماع

رپورٹ مرتبہ: مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے قائد مکرم ظفر عبد الباسط صاحب نے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے مشورہ سے مقامی مجلس کے پہلے سالانہ اجتماع کے انعقاد کا پروگرام ترتیب دیا بعض مخیر احباب نے اس سلسلہ میں خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء اجتماع کے انعقاد کے لئے محترم سید جہانگیر علی صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد کی کوٹھی سے متعلقہ وسیع میدان کا انتخاب کر کے وہاں پر شامیانے نصب کئے گئے۔ لاؤڈ اسپیکر کا انتظام کیا گیا نیز دو صد خدام کے کھانے کا انتظام محترم سید جہانگیر علی صاحب نے اپنی جانب سے کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی احسن جزاء دے آمین۔

ایک روزہ اجتماع کے اس پروگرام سے قریباً ڈیڑھ صد خدام نے استفادہ کیا علاوہ ازیں خدام کی خواہش پر محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد، محترم منظور احمد صاحب سوز ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان، محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پی ایچ ڈی، محترم یوسف احمد الہ دین صاحب سکندرآباد اور محترم نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر جماعت یادگیر کے علاوہ کم وبیش پچیس انصار اور برعایت پردہ ستائیس احمدی مستورات نے بھی اجتماع میں شمولیت فرما کر خدام کی حوصلہ افزائی کی۔

مورخہ ۲۲/۳/۸۱ کو محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی زیر صدارت اجتماع کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم ظفر عبد الباسط صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم صدر صاحب نے اس اجتماع کے انعقاد پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے اس مفید سلسلہ کو آئندہ بھی جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔ اجتماع کی تیاری کے لئے چونکہ بہت کم وقت ملا تھا۔ اس لئے حضور پرنور ایدہ اللہ اور محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی جانب سے پیغامات دستیاب نہ ہو سکے البتہ حصول برکت کی غرض سے حضور پرنور کے ایک وجد آفرین خطاب کا ٹیپ سنا کر اجتماع کا آغاز کیا گیا۔

مقابلہ تلاوت قرآن پاک

تلاوت کے مقابلہ کے لئے محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب مکرم مولوی محمد شفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید اور خاکسار نے جج کے فرائض سرانجام دئے اس مقابلہ میں اے گروپ میں سے چھ اور بی گروپ میں سے آٹھ خدام نے شرکت کی چنانچہ اے گروپ میں سے مکرم عظیم الدین صاحب اوّل۔ مکرم رشید الدین صاحب پاشا دوم اور مکرم احمد عبد الحکیم صاحب سوم نیز بی گروپ میں سے مکرم مظاہر احمد صاحب اوّل، مکرم فضل الوہاب صاحب دوم اور مکرم ضیاء الدین صاحب سوم قرار پائے۔

مقابلہ نظم خوانی

اس مقابلہ میں جج کے فرائض محترم منظور احمد صاحب سوز ایم اے وکیل المال تحریک جدید مکرم سید جہانگیر علی صاحب جنرل سیکرٹری اور خاکسار نے سرانجام دئے۔ اے گروپ کے گیارہ اور بی گروپ کے نو خدام نے اس مقابلہ میں شرکت کی نتیجہ یوں رہا۔ اے گروپ میں مکرم رشید الدین صاحب پاشا اوّل مکرم غلام نثار خان صاحب دوم اور داؤد احمد منیر سوم نیز بی گروپ میں عزیز شجاعت حسین صاحب اوّل عزیز مظاہر احمد صاحب دوم اور عزیز سرفراز حسین صاحب سوم قرار پائے۔ ان مقابلہ جات کے بعد احمدیہ مسجد ملک میں نماز ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں۔ بعدہٗ۔ خدام نے ایک جگہ بیٹھ کر کھانا تناول کیا۔ کھانے کے بعد تقریری مقابلہ ہوا۔

تقریری مقابلہ

تقریری مقابلہ کے لئے محترم منظور احمد صاحب سوز ایم اے۔ محترم نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر جماعت یادگیر اور خاکسار نے جج کے فرائض انجام دئے اے گروپ میں ۱۷ خدام نے شرکت کی تقاریر کے لئے درج ذیل عنوانات مقرر تھے

(۱) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
(۲) سیرت حضرت مرزا غلام احمد صاحب مہدی معہود علیہ السلام
(۳) صداقت حضرت امام مہدی علیہ السلام

ہر مقرر کے لئے آٹھ منٹ مقرر تھے مقررین نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی تیاری کی تھی اور شام پانچ بجے تک اے گروپ کا مقابلہ ہی جاری تھا کہ شدید بارش ہو گئی جس کے پیش نظر اس پروگرام کو ملتوی کرنا پڑا۔ گروپ اے میں مکرم احمد عبد الحکیم صاحب اوّل قرار پائے جبکہ مکرم سید حبیب احمد صاحب، مکرم احمد عبد الباسط صاحب، مکرم شمس الدین صاحب اور مکرم رشید الدین صاحب پاشا ہر سہ خدام دوم اور مکرم خالد احمد صاحب منیر سوم رہے۔

مورخہ ۲۹/۳/۸۱ کو مکرم محمد احمد صاحب غوری سیکرٹری مال کی زیر صدارت بوقت ساڑھے ایک بجے بعد دوپہر جوبلی ہال میں بی گروپ کا مقابلہ شروع ہوا جس کے جج مکرم عبد القیوم صاحب خاکسار حمید الدین شمس اور مکرم شمس الدین صاحب تھے دس خدام نے اس مقابلہ میں شرکت کی جن میں سے مکرم سید شجاعت حسین صاحب اوّل۔ مکرم واصف انصاری صاحب اور مکرم ضیاء الدین صاحب دوم اور مکرم محمد کلیم الدین صاحب و مکرم عبد القیوم صاحب نسیم سوم قرار پائے۔

تقسیم انعامات

ہر سہ مقابلہ جات میں اوّل دوم اور سوم آنے والے خدام کے علاوہ بغرض حوصلہ افزائی دیگر پروگراموں میں حصہ لینے والے خدام کو بھی خصوصی انعام دئے جانے کا فیصلہ کیا گیا چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق ۲۷ خدام انعام کے مستحق قرار پائے انعامات کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کے بجٹ میں سے ایک خطیر رقم مختص کی گئی تھی جس سے ایک رولنگ ٹرافی، کپس اور میڈل خریدے گئے۔ جبکہ مکرم محمد عطاء اللہ صاحب ابن محترم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی نے ایک خاص رقم کے انعامات اپنے پاس سے عنایت فرمائے۔ حسن کارکردگی کے اعتبار سے بھی بعض خدام کو خصوصی انعامات کا حقدار قرار دیا گیا جس میں مکرم عبد القیوم صاحب سابق قائد مکرم احمد عبد الباسط صاحب مکرم غلام دستگیر صاحب جاوید مکرم متین حسین صاحب شامل ہیں۔ سائیکلنگ کے لئے حضور پرنور کی تحریک پر ڈیڑھ سال قبل حیدرآباد کے ایک باہمت خادم مکرم منظور احمد صاحب حیدرآباد سے بمبئی تک کا طویل سفر سائیکل پر طے کیا تھا ان کو بھی سپیشل کپ دینے کا فیصلہ کیا گیا اسی طرح مکرم محمد سلیم صاحب نے پورے آندھرا اور ملنگانہ میں باڈی بلڈنگ کے انعامات حاصل کئے جس پر ان کو بھی سپیشل انعام دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ اور گروپ حکمت کو رولنگ ٹرافی کا حقدار قرار دیا گیا۔ نیز محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے مکرم ظفر عبد الباسط صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کو حسن کارکردگی پر سپیشل انعام دینے کا فیصلہ فرمایا۔ یہ تمام انعامات مورخہ ۳/۴/۸۱ کو بعد نماز جمعہ احمدیہ جوبلی ہال میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدرآباد نے اپنے ہاتھ سے تقسیم فرمائے۔

اجتماع کے آخر میں خاکسار نے اختتامی تقریر کرتے ہوئے نوجوانوں کو مبارکباد دی اور انہیں اپنی کارکردگی کو تیز سے تیز تر کرنے کی طرف توجہ دلائی اور محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا فرما کر اجتماع کے اختتام کا اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول کرتے ہوئے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین:

درخواست دعا:

مکرم محمد یوسف صاحب زیروی درویش حال مقیم تیماپور ایک عرصہ سے پاؤں میں زخم کی تکلیف سے دوچار ہیں قارئین بدر کی خدمت میں موصوف کی کاملہ صحت وشفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ایڈیٹر بدر)

درخواستہائے دعا

★ عزیز محسن خان صاحب آف بنگال کا حکیمانہ انٹرویو ہونے والا ہے عزیز موصوف مختلف مدات میں مبلغ دس روپے بھجواتے ہوئے انٹرویو میں نمایاں کامیابی، مزید ترقیات کے حصول اور والدین کی مشکلات، و پریشانیوں کے ازالہ کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: فتح محمد گجراتی درویش قادیان

★ خاکسار اپنے چھوٹے بھائی عزیز ظفر احمدی کی کاروباری مشکلات کے ازالہ، دوسرے بھائی عزیز اسامہ احمدی کی امتحان ایل ایل بی سال اوّل اور دیگر برادران و ہمشیرگان کی اپنے اپنے امتحان میں نمایاں کامیابی کے حصول کے لئے نیز مکرم شیخ محمد یونس صاحب احمدی کھدرک کی دینی و دنیاوی ترقیات، اور مکرم عبد الجلیل صاحب خادم مسجد احمدیہ کلکتہ کی بچی کی کامل صحت و شفایابی کے لئے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہے۔

خاکسار: بشارت احمد حیدر قادیان

★ خاکسار اور خاکسار کے دو برادران عزیز محمد سلطان الحق سلمہ اور عزیز محمد نعیم الحق سلمہ امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں مبلغ بیس روپے مد اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے جملہ بزرگان و احباب کرام کی خدمت میں دعاؤں کی خواستگار ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم تینوں بہن بھائیوں اور جماعت کے دیگر طلبہ و طالبات کو نمایاں کامیابی سے سرفراز کرے آمین۔　خاکسار: نرگس بانو بنت مکرم فضل محمد صاحب کیرنگ

★ خاکسار مبلغ پانچ روپے مد اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے فرزندان عزیز عبد الحفیظ بی۔ایس۔سی کی امتحان ایل ایل بی میں نمایاں کامیابی عزیز عبد الحمید کی پی۔یو۔سی سائنس سال دوم کے امتحان میں نمایاں کامیابی۔ عزیز عبد الرشید و عزیز عبد الرب جو پی۔یو۔سی (سائنس) سال اوّل میں کامیاب ہو گئے ہیں کی مزید ترقیات اور عزیز محمد عبد اللہ بی اے و عزیز عبد المجید ٹائپسٹ کی مستقل ملازمت کے حصول کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہے۔

خاکسار: عبد العزیز استاد دتما پور (کرناٹک)

★ مکرم محمود احمد صاحب ایم اے ایم۔ایس۔سی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ڈائریکٹر آف جیالوجیکل سروے آف انڈیا کے عہدہ پر فائز فرمایا ہے موصوف کی پوسٹنگ آسام میں ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے لئے اس ترقی کو بابرکت کرے اور اپنی اہم ذمہ داریوں کو بطریق احسن ادا کرنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ حیدر آباد

★ خاکسار کے چچا شہاب الدین امینی مقیم گلاسکو (سکاٹ لینڈ) کئی سال سے دل کے عارضہ سے بیمار تھے اپریل کے شروع میں اپنے بعض عزیزوں کو ملنے ہڈرز فیلڈ آئے وہیں حرکت قلب بند ہونے سے ۴ اپریل کو انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کے دو بیٹے برادرم ضیاء الدین صاحب امینی و ڈاکٹر قمر الدین صاحب امینی صدر جماعت احمدیہ ہڈرز فیلڈ ان کی نعش لے کر پاکستان آئے اور ۱۱ اپریل کو ربوہ میں قطعہ شہداء میں تدفین عمل میں آئی احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے چچا صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور افراد خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

★ برادرم ڈاکٹر قمر الدین صاحب امینی و برادرم ضیاء الدین صاحب امینی بتاریخ ۱۶ اپریل کو زیارت قادیان کے لئے تشریف لائے اور دو دن کے قیام کے بعد واپس ربوہ چلے گئے وہاں سے پھر انگلینڈ جائیں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور دینی و دنیوی برکات عطا فرمائے آمین

★ برادرم ضیاء الدین امینی صاحب گلاسکو کی بیٹی عزیزہ شمیمہ بعمر ۱۸ سال ذہنی اعتبار سے کمزور ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کی اس کمزوری کو دور فرمائے اور صحت کاملہ دے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو آمین۔　خاکسار: شریف احمد امینی ناظر امور عامہ قادیان

★ مکرم محمد فرحت اللہ صاحب انصاری چندہ پوری حال مقیم حیدر آباد اپنی اور اپنی اہلیہ محترمہ شاکرہ بیگم صاحبہ کی کامل صحت و شفایابی، پریشانیوں کے ازالہ اور بچوں کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(اسسٹنٹ ایڈیٹر بدر)

★ خاکسار امسال آئی۔ایس۔سی کا فائنل امتحان دے رہا ہے نمایاں کامیابی کے حصول اور والدین کی صحت و سلامتی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: سید عادل رشید فریدی خانپور ملکی بہار

★ خاکسار کا نومولود بچہ پیدائش کے بعد سے اکثر بیمار رہنے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا ہے خود خاکسار بھی بیمار ہے لیکن میٹریکولیشن کا امتحان دے رہا ہے جملہ بزرگان و احباب جماعت سے بچے کی صحت و سلامتی اور اپنی نمایاں کامیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار: سید ہارون رشید خانپور ملکی بہار

★ خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ ام طاہر سلمہا امسال بی۔ایس۔سی (۷۸-۱۹۷۷ء) کا فائنل امتحان دے رہی ہے عزیزہ کی نمایاں کامیابی کے لئے قارئین بدر سے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: عبد الغفار سنداں کویم تامل ناڈ

★ مکرم محمد رشید صاحب ... کانپور مبلغ پانچ روپیہ مد اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی اہلیہ کی کامل صحت اور اولاد نرینہ کے حصول کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ — مکرم امین احمد صاحب ایم۔ایس۔سی للت پور کی والدہ کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے ان کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد حمید کوثر مبلغ سری نگر

★ خاکسار کی بیٹی عزیزہ شاہدہ بیگم سلمہا بخار میں مبتلا ہو کر بہت زیادہ کمزور ہو گئی ہے نیز عزیزہ کی شیر خوار بچی بعارضہ اسہال بہت لاغر ہے مبلغ دس روپے مد اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے ہر دو کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعاؤں کا ملتجی ہوں۔

خاکسار: علی محی الدین وڈمان (آندھرا)

★ خاکسار کا بڑا بیٹا امسال آئی۔اے کا فائنل امتحان اور بیٹی طاہرہ انوار سلمہا میٹرک کا امتحان دے رہی ہے۔ مبلغ دس روپے مد اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے ہر دو عزیزان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: انوار الحق کھو بھنشور (اڑیسہ)

★ خاکسار کا تبادلہ کو کنتلہ اسٹیشن سے راما گنڈم ضلع کریم نگر ہو گیا ہے۔ یہاں کا موسم بہت زیادہ گرم ہے مبلغ پانچ روپے مد اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے یہاں کے موسم اور ماحول کی موافقت کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: شیخ کریم احمد راما گنڈم (آندھرا)

★ میرے ایک عزیز مظفر حسین صاحب نے ملازمت کے لئے کچھ امتحان دئے ہیں۔ عزیز موصوف آئندہ سال بی۔ایس۔سی کا فائنل امتحان دینے کا ارادہ رکھتے ہیں جملہ مقاصد میں کامیابی کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار: محمد عبد اللہ سیکرٹری مال شوپیان کشمیر

★ خاکسار کے بیٹے عزیزم منیر احمد سلمہ کی شادی ہوئے کافی عرصہ ہو چکا ہے مگر ابھی تک عزیز اولاد نرینہ سے محروم ہے۔ اب عزیزہ بہو کا آپریشن بھی کرایا گیا ہے تمام بزرگان و احباب کی خدمت میں عزیزم کے لئے نیک صالح و خادم دین بیٹے اولاد کی ولادت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: پی محمد احمد ملاباری ... پنگاڈی

پاپائے روم کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کی پیشکش

بقیہ صفحہ اوّل

کا انگریزی ترجمہ تھا - اور دوسری کتاب حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تصنیف لطیف "احمدیت ــــ اسلام کی نشأۃ ثانیہ" تھی [illegible] دونوں کتب جماعت احمدیہ کے مختلف تعارف پر مشتمل ایک فولڈر کے ہمراہ بطور تحفہ پاپائے روم کی خدمت میں پیش کی گئیں -

[illegible] پیش کیا [illegible] اس [illegible] گئے انور کے علاوہ اس بات [illegible] خصوصیت ذکر کیا کہ ہمیں یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے - کہ آنجناب نے اپنے خطبات و ارشادات میں ہمیشہ مختلف مذاہب کے پیرو کاروں کے درمیان محبت باہمی، پُرامن تعلیمات اور ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھنے کی ضرورت پر زور دیا ہے - ۱۹۷۹ء میں ترکی کے دورہ کے موقع پر آپ نے اس غرض سے مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان گفتگو کی تجویز پیش کی تھی - اور ابھی چند روز قبل کراچی میں خطاب کرتے ہوئے آپ نے ایک بار پھر دونوں مذاہب کے ماننے والوں پر زور دیا ہے کہ انہیں باہم تعاون اور اعانت کے مزید راستے تلاش کرنے چاہئیں -

[illegible] نے لکھا کہ میں آپ کو ان تجاویز کو [illegible] کرتا ہوں [illegible] یقین ہے کہ [illegible] باہم گفتگو کی یہ [illegible] کا [illegible] کی جا [illegible] اس قسم کی گفتگو کا اہتمام [illegible] اور جماعت احمدیہ کے [illegible] کے درمیان بآسانی کیا جا سکتا ہے - خط میں لکھا گیا کہ ۱۹۷۸ء میں جماعت احمدیہ نے لندن میں "حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات" کے موضوع پر تین روزہ عالمگیر کانفرنس منعقد کی تو برٹش کونسل آف چرچز نے اس موضوع پر گفتگو کی دعوت دی - جو امام جماعت احمدیہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد نے فوری طور پر منظور فرمالی تھی - اور تجویز کیا تھا کہ یہ گفتگو نہ صرف کونسل کے نمائندگان کے ساتھ ہو بلکہ رومن کیتھولک چرچ کے نمائندے بھی خواہ ان کے ساتھ شامل ہو کر یا علیحدہ طور پر اس تبادلہ خیالات میں شامل ہو سکتے ہیں -

خط کے آخر میں خاکسار نے لکھا کہ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے وہ عیسائی دنیا کے ساتھ اس قسم کے تبادلہ خیالات کے لئے ہر وقت پوری طرح مستعد و تیار ہے - عیسائیوں کی جانب سے مثبت اور مناسب جواب آتے ہی بلا تاخیر اس قسم کی گفتگو کا آغاز کیا جا سکتا ہے - اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں آنمحترم کی خصوصی توجہ گفتگو کی اس تجویز کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں - جو ایک عرصہ سے معرض التوا میں پڑی ہوئی ہے - میں آپ سے پُر زور درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس تجویز پر جس قدر جلد ممکن ہو سکے غور فرمائیں -

اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلامی تعلیمات کی [illegible] کی [illegible] ثبوت پیش کرتے ہوئے پاپائے روم کی خدمت میں احمدیہ مشن کی طرف سے اسلامی لٹریچر پیش کرنے اور ایک اہم تجویز کی طرف ان کی توجہ مبذول کروانے کا بہت اچھا موقع ملا - اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی میں برکت دے اور ان کے بہترین نتائج پیدا فرمائے - آمین -

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خود تراشیدہ غلط عقائد و نظریات کی بنا پر اس کا تسلی بخش جواب دینے سے قاصر ہیں - جبکہ جماعت احمدیہ گزشتہ نوّے سال سے تمام اکناف عالم میں ڈنکے کی چوٹ پر اس حقیقت کا برملا اظہار کرتی چلی آرہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سُنّت جس طرح گزشتہ زمانوں میں کام کرتی رہی ہے اسی طرح آج بھی جاری و ساری ہے - جس کا بیّن ثبوت بر مطابق [illegible] حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ روحانی فرزند جلیل ہے جسے اللہ تعالیٰ کی مشیّت نے جری اللہ فی حُلل الانبیاء کی شان میں موجودہ زمانہ کے مفاسد کی اصلاح کے لئے دنیا میں مبعوث [illegible] اور جس نے اسی سُنّت کے مطابق آج سے بہت عرصہ پہلے تمام بنی نوع انسان کو آنے والے ان عالمگیر عذابوں سے بروقت بدیں الفاظ متنبہ بھی کر دیا کہ :-

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا - میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں - وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے - اور وہ چُپ رہا - مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں - میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں - پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے - نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا - اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے - مگر خدا غضب میں دھیما ہے - توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے - جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی - اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ مطبوعہ [illegible])

اللہ تعالیٰ نوعِ انسان کو وقت کے اس ہادی کی آواز پر کان دھرنے اور اس کے دامنِ رحمت و عافیت کے ساتھ وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے - آمین اللّٰھم آمین -

خورشید احمد انور

قیامت خیز طوفانِ برق و باد ــــ

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

کوئی پہلا اور معمولی سانحہ نہیں جسے محض اتفاقی حادثہ پر محمول کر کے نظر انداز کر دیا جائے - بلکہ گزشتہ پون صدی کے دوران بنی نوع انسان کو پے در پے جن غیر معمولی آفات و مصائب سے دوچار ہونا پڑا ہے، یہ تباہی بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے - بحیثیت مجموعی ان تمام واقعات پر ایک سرسری سی نگاہ ڈالنے کے بعد ہر صاحب فہم اور سلیم الفطرت انسان کے ذہن میں اس سوال کا ابھرنا طبعی امر ہے کہ موجودہ زمانہ میں نوع انسان پر بکثرت نازل ہونے والی یہ آسمانی آفات کیا اللہ تعالیٰ کی اسی دائمی سُنّت کے مطابق ہیں جس کا ذکر اس نے سورہ بنی اسرائیل، سورہ طٰہٰ اور سورہ الشوریٰ کی متذکرہ بالا آیات میں نہایت صراحت کے ساتھ فرمایا ہے ؟ مسلسل اور پیہم نازل ہونے والی آفات کی بڑی طرح انسانی ذہن میں ابھرنے والا [illegible] کچھ کم اہمیت کا حامل نہیں - مگر دیگر مذاہب تو ایک طرف خود آج [illegible] مسلمان [illegible] اپنے

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES : 52325 / 52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن لیڈیز سول [illegible]
کے سینڈل، زنانہ مردانہ چپلوں کے [illegible]
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۲۲/۲۹ ہم مکھنیا بازار - کانپور (یو-پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
[illegible] COLONY
MADRAS - 600004.
Phone : 16760

غیر ملکی موصیان کی بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین سے متعلق

ضروری وضاحت

غیر ممالک سے بعض احباب کی طرف سے یہ دریافت کیا جا رہا ہے کہ کیا ہم اپنے موصی صاحبان کے تابوت بغرض تدفین قادیان بھجوا سکتے ہیں؟ ان کی اطلاع کے لئے ضروری امور کی وضاحت کی جاتی ہے:-

(۱)۔ کسی بھی مرحوم موصی صاحب کا تابوت قادیان بغرض تدفین بھجوانے سے قبل درج ذیل امور کی تکمیل کے ساتھ ساتھ سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری ورثاء کو حاصل کرنا لازمی ہوگی۔

(۲)۔ مقامی جماعت کی کلیرنس (CLEARENS) کہ موصی کے ذمہ کسی قسم کا بقایا نہیں ہے۔ اور یہ کہ موصی نے رسالہ الوصیۃ کی منشاء کے مطابق زندگی گزاری ہے۔

(۳)۔ اگر پاکستان سے جاکر موصی باہر کے کسی ملک میں آباد ہوا ہے اور اس کی جائیداد اور آمد پاکستان میں بھی ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کی کلیرنس کہ موصی کے ذمہ کسی قسم کا بقایا نہیں ہے۔

(۴)۔ جس ملک میں مقیم موصی مرحوم کو قادیان بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جانا مقصود ہو اُس حکومت کی وساطت سے حکومت بھارت کی اجازت لینا ضروری ہوگا۔

اِن تمام اُمور کی تکمیل کے بعد میت بغرضِ تدفین بہشتی مقبرہ قادیان بھجوائی جا سکتی ہے۔ بصورتِ دیگر بغیر اجازت آنے والی میت کو عام قبرستان میں امانتاً دفن کیا جائے گا۔! اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور دیگر امور کی تکمیل کے بعد مقررہ وقت (جو کم از کم چھ ماہ کا عرصہ ہوگا) گزرنے کے بعد بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے گا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وفات یافتہ موصیان کے بارے میں مضامین

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وفات یافتہ موصیان کے بارہ میں جو بھی خبر، اطلاع یا مضمون برائے اشاعت بھیجا جائے اس پر اپنے علاقہ کے امیر یا صدر صاحب کی تصدیق ضروری ہے۔

صدر صاحب مجلس کارپرداز کی ہدایت ہے کہ متعلقہ تصدیق کے بغیر ایسے مضامین وغیرہ شائع نہ کئے جائیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس کی پابندی فرمائیں۔

(اِدارہ)

ضروری اِعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے نظارت ہذا کے بجٹ (مشروط بہ آمد) کی ایک مد (وظائف امداد کتب تعلیمی) کئی سال سے قائم ہے۔ اِس مد سے ایسے مستحق نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے جو قادیان میں زیرِ تعلیم ہیں۔ اور جن کے والدین کی حیثیت کا دائرہ عمل محدود ہے۔ لہٰذا صاحبِ استطاعت اور مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد کے تحت حسب توفیق و استطاعت رقم بھجوا کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

نوٹ:- ایسی رقوم دفتر محاسب کے نام بھجواتے وقت یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم امداد کتب تعلیمی نادار طلباء کی مد میں جمع کی جائے۔

ناظر تعلیم قادیان

آپ کے مشوروں کی ضرورت ہے!

اپنے پیارے دیش بھارت میں مجالس انصار اللہ کی شاندار ترقی اور سربلندی کے لئے احباب کرام اپنی قیمتی آراء اور مشورہ جات سے دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو آگاہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

چندہ نشر و اشاعت

"جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا"

(تبلیغِ رسالت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال کو بے دریغ خرچ کریں۔ کہ یہی طریق اموال کو بچانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ مختلف زبانوں میں زمانہ حال کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے کثیر لٹریچر شائع کراتی ہے۔ اور صوبائی زبانوں میں بھی لٹریچر کی اشاعت کے لئے جماعتوں کی امداد کرتی ہے۔ یہ سب اخراجات امانت "نشر و اشاعت" سے کئے جاتے ہیں۔ اور ہر سال قریباً ایک لاکھ روپیہ اشاعتِ لٹریچر کے لئے درکار ہوتا ہے۔ اور ترسیلِ لٹریچر پر بھی کافی اخراجات ہوتے ہیں۔ اس لئے احباب اور جماعتیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی وسعتیں عطا فرمائی ہیں اور لازمی چندہ جات باشرح ادا کر رہے ہیں وہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ و غلبۂ اسلام کے کاموں میں جو اشاعت لٹریچر کے ذریعہ ہو رہا ہے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ساتھ تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اور امانت نشر و اشاعت میں عطیات بھجوائیں۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے اموال، کاروبار اور رزق میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالتا ہے۔

تمام جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال سے گزارش ہے کہ اپنی جماعت کے وعدہ جات اور وصولیوں کے بارہ میں نظارت ہذا کو جلد مطلع کریں۔ نیز جو رقوم دیگر چندہ جات کے ساتھ "نشر و اشاعت" کے لئے مرکز میں بھجوائیں اس کی اطلاع نظارت دعوۃ و تبلیغ کو بھی دے کر ممنون فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

دُوسری آل مہاراشٹرا

احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی

انشاء اللہ العزیز دُوسری آل مہاراشٹرا احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد حسب فیصلہ جماعت احمدیہ بمبئی مورخہ ۹-۱۰ مئی ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ و اتوار ہوگا۔ اس کانفرنس میں انشاء اللہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان شرکت فرمائیں گے۔ اور کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔ ہندوستان کی جماعتوں سے گزارش ہے کہ وہ اس کانفرنس میں انفرادی یا اجتماعی شرکت فرمائیں۔ اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت دوستوں کو ساتھ لائیں۔ کانفرنس کے انتظامات کو بطریق احسن کامیاب بنانے کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی کا تقرر ہوا ہے جس کے صدر محترم سید شہاب احمد صاحب منتخب ہوئے ہیں۔ ضروری امور سے متعلق اُن سے رابطہ قائم کریں۔ قیام و طعام کا انتظام بذمہ جماعت احمدیہ بمبئی ہوگا۔ موسم کے اعتبار سے بستر ہمراہ لائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۱)۔ مکرم سید شہاب احمد صاحب صدر مجلس استقبالیہ کا پتہ:-

SHAHAB INTERNATIONAL
PRODUCTION ASSOCIATES,
(S.I.P.A.) INDIA
Post Box No. 1372.
BOMBAY – 400001

(۲)۔ مشن کا پتہ:-

AHMADIYYA MUSLIM MISSION
ALHAQ BUILDING
17- Y.M.C.A. ROAD.
BOMBAY – 400008.
(MAHARASHTRA)